

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام خدا بخشش کرنے والی جہان کے نسب و نسل کے لیے
 بڑا انعام اور سکاہم پر ہے کہ یہ بیجا اور سے ہماری ہدایت کے لیے رسول اکرم
 نبی اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سید الکونین خاتم المرسلین

آخر آمد بود عرف اولین	محمد	سیلا ابد او کیون آمدن
شیخ انجمن ختم المرسلین	و از محکومین شہد یقین	محمد بیان سول آخرین
قنات کا شفیع اولین		

فقیر سید مراد علی ولد مولوی سید غلام محمد طفلی اکبر آبادی سہیل
 کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ ایک استظار التذویج جسکو مولوی محمد مدنی
 عازم پوری اور مولوی سراج الدین نور مولوی عید الرحمن صاحب صدر امین وغیرہ
 نے تحریر فرمایا تھا اور انہیں سخت کلامیان ہری ہوئی تھیں اور سب جواب سے اب
 کوڑا لہری ایک ہفتہ میں تحریر ہوا اور چپ کر تقسیم ہی ہو گیا یہ دو سہ جواب سے پہلی
 بہ اہل و اقارب کے ساتھ فی روایات حدیث و تفسیر و روایات کتب فقہ و اصول
 و جمہور و دوسرے طائفہ سے مرتب ہوا تاکہ سب مسلمان بہانہ و ان کو اور بہتر نہ کہنے

سے سے لفظ تہ نامہ ہو چنے جو بزرگ جواب اسکا تحریر فرما دیں تو برائی کر کے سخت
 کلامی سے خاکسار کو معاف کریں اور امر حق سے تجاوز فرما کے انصاف کریں ترتیب
 اسکی دو باب پر ہے باب اول روحل مقصود استقار التراويح میں ہے اور
 باب دوم روحل بقوات اصحاب استقار التراويح کے باب اول معنی ہے کہ
 راقم نقش قیام رمضان کو جبکہ نماز تراویح کہتے ہیں بدون تخصیص یقیناً مذکور رکعت سنت
 جانتا ہے کہ انہیں ترغیب اور ترغیص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامی ہے چنانچہ
 مسلم نے اپنی صحیح میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے رخصت ولاتے تھے صحابہ کرام کو قیام رمضان میں بدون اس کے کہ کم فرماؤ
 اوسین ساتھ تاکید اور ایجاب کے پس فرماتے تھے جو شخص کہ قیام کرتا ہے رمضان کا
 ہر روز ایمان اور تصدیق بہ ثواب اور طلب جہود ثواب کے بخشے جاتے ہیں گناہ او
 کے جو گناہ ہو چکے ہیں اور ابن ماجہ نے اپنے سنن میں عبدالرحمان بن عوف سے روایت
 کیا ہے کہ ہمارے عبدالرحمان بن عوف نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا جہنما
 رمضان کا پس فرمایا آپ نے کہ یہ مہینہ ہے کہ فرض کیا ہے اللہ تعالیٰ نے واسطے
 ہمارے اس کے روزہ کو اور سنت کیا ہے مہینے ہمارے لینے اس کے قیام کو
 پس جو شخص کہ روز میں کھتا ہے رمضان کو مہینہ کے اور قیام کرتا ہے اس مہینہ کا انروز
 ایمان اور طلب ثواب کے تو کھل آتا ہے اپنے گناہوں سے مانند اوس من کے
 کہ جہنما اوں کو مالاوسکی نے اور ائمہ رکعت تراویح کو فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتا ہے
 او میں رکعت سنت خلفائے اشدین میں کہ اسی پر اب تک عمل ہوا ہے لیکن صرف کلام اسمین
 کہ جو شخص ائمہ رکعت تراویح اس نماز سے کہ عدد ثابت آنحضرت سے اتنی ہی رکعت ہو چکا
 تو ثواب اس امت کریمہ کے جو کان لکھ فی رسول اللہ اسود جنتہ ایا مارا استہ یا نہیں ہو
 جو ثواب اتنا آنحضرت سے یا نہیں اور لکھ ہے کہ یہ شخص ملامتین کلمہ تحریر ثواب اتباع

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ صحیحین وغیرہ میں مروی ہے کہ عید الفطر پر
 سفر میں سنتیں پڑھیں اور لوگوں سے کہہ کہ محبت باہمی میں رہو اور اللہ سے
 عزم کی آخر وقت تک لیکن نہ بڑا وہ کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دو رکعت ہیں
 یہ سفر کیلئے پڑھایا اللہ کان لکم فی رسول اللہ اسوہ حسنہ گو میں رکعت پڑھتے ہیں ہی بہ
 سبب اتباع سنت خلفای راشدین اور ثواب حاصل ہوتا ہے تو معلوم کرنا چاہیے
 کہ اول مولوی محمد زین الدین نے کہ پیر نسیم مولوی محمد رفیع بخاری پوری کی
 ہی لکھا ہے کہ پڑھا تراویح کا سنت موکدہ ہے اور تھوڑا دوسری بقول صحیحین میں
 ہے چنانچہ تلک کتاب معتبرہ میں موجود ہے انتہی پر اس تقریب میں پڑھنا سنت
 وہ یہ میں فی اللہ المختار التراویح سنتہ موکدہ وہی عشرہ دن رکتہ و فی تراویح وہی
 عشرہ دن رکتہ وہی قول محبوبہ علیہ عمل النبی شہداء و فی الثانی س فی رمضان
 عشرہ دن رکتہ بعشر تہیات اور ہی مضمرات ہی کل کیلئے تراویح و تراویح و تراویح
 موکدہ و باجماع الصحابہ رضی اللہ عنہم و عملہ اللہ و من انکارہ ناسی اللہ و من نسی اللہ
 السماوات اونی الراوی سنتہ لایحترکہ الا لائمہ جمعت فی ما عاٹا و ہوا و لم یسہل
 من ان یقبلہ الا الرواق و یصلون فی کل لیلة عشرین رکتہ اور دوسرے مولوی عبد الحامد
 صاحبہ صاحبین نے لکھا کہ تمام کتاب فقہ المالک و شیعہ میں رکت سنتہ موکدہ
 اور پھر مولوی عبد الحامد بخاری نے بھی میں رکت کو سنتہ موکدہ کہا اور چوتھے
 مولوی عالم محمد عباس نے لکھا تراویح میں سنتہ موکدہ میں رکت میں اکثر کتب فقہی
 میں ثابت ہوتا ہے اور میں تقریب میں فتح القدیر سے نقل کیا کہ تراویح سنتہ موکدہ
 تراویح خلفاء الراشدین اور تابعین مولوی شہادت میں ہوا کہ تراویح سنتہ موکدہ
 اس پر غلبہ ہے میں رکت تراویح کو سنت ہی قرار دیا کہ غرضت کے میں
 رکت پڑھتی ہیں اور مولوی صراح الدین نے لکھا کہ

تراویح کو سب علما اہل سنت جماعت نے اور پیشی مولوی سیف علی صاحب نے لکھا ہے
 سہی کتابوں فقہین میں سب کتب سنت ہونے تراویح میں صراحت نہ ہو اور اجماع اہل اسلام
 شرفاء و عوام اور عربین و غیر عربین نے ہر جگہ شرفاء و عوام عربی و راجح میں کسی شخص نے اہل اسلام سے
 اس امر سے انکار نہ کیا اور مخالف اسکا ابتداء ہوا تو کہتا ہے کہ جو شخص اصحابِ نبوی
 میں سے قابل اسکا ہے کہ میں کتب تراویح سنت ہو کہ وہ میں قول اسکا صحیح غلط ہی اس کے
 کہ سنت ہو کہ وہ کہ جس پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی بنفس نفیس و اطاعت فرمائی ہو جیسا کہ
 بلا خطہ عبارات کتب فقہ اور اصول فقہ جو نقشہ میں بعد اسکی مندرج ہیں ظاہر ہو جائیگا اور میں
 رکعت کا پیرا نہ ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے یہ جہاں کہ مذہب آپ
 کی سنت رکعت پر ثابت ہو اور حدیث ابن عباس میں جو آیا ہے کہ حضرت پڑھتے تھے تھے رمضان
 میں ہر روز رکعت سنانہ و تہ کے سوا ایک راوی اسکا ابو اسیم بن عثمان البوشنی ضعیف و اتفاق
 ہی نہ ہو اور میں رجال کا ان کے ضعف پر اور معتدایہ حدیث مخالف ہو ساتھ حدیث حضرت عائشہ
 رضی اللہ عنہا کے جو صحیح بخاری و دیگر میں ہے کہ فرماتی ہیں حضرت عائشہ کہ نہ تھی ان حضرت کو
 اللہ شہید و سلم کہ زیادہ کرتی ہوں رمضان میں اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت پر اور ساتھ حدیث
 جابر رضی اللہ عنہ کی جو ابن خرمیہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ کہا جاتا
 ہے کہ تار شریفی اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اٹھ رکعتیں ہر روز پڑھتی
 ہیں بعض کتب حنفیہ میں جو سنت ہو کہ وہ ہوتا تراویح کا لکھا ہے کہ ہر روز کہتا ہے کہ وہ ہر روز کہتے ہیں
 تو تھی الامکان انکی کلام کو محل صحیح چل کر نا مناسب ہو اسطور کہ مولو انکی تراویح سے
 اس حکم میں کہ تراویح سنت ہو کہ وہ ہر نفس تراویح پڑھتا ہے و بعض تراویح کا اور اس سے کہ تراویح
 میں رکعت نہ ہو کہ وہ تراویح میں ہزار اور سو یا نہیں رکعت میں قطع نظر میں ہے
 کہ یہ عدد سنت ہو کہ وہ غریب استحب پیرا تیرہی عشر و نہ رکعت کی عشر و نہ رکعت علی القبول
 انشاء اللہ فی حدیث لکھا تھا و امیرین ہر جگہ سنت ہو کہ وہ ہر جگہ میں کتب کا انکی کلام

ہے لازم نہیں آتا ہو یعنی صحیح بخاری کی شرح میں لکھا ہے کہ عدوت جب قائم رہے
 میں اختلاف علماء احوال کثیر ہے اور ائمہ احوال میں سے قول حنفیہ کو ساتھ میں
 رکعت کی شمار کیا ہے ہر چند نفس تراویح کو بھی سنت ہو کہ کہنا بطور مجموعہ غلط ہے بلکہ
 اصول کے لیکن میں رکعت کی سنت ہو کہ کہنے سے ایوان سے اور باقی سنتوں اور
 شروح اور قوائدی کے ہر خفیہ میں سنت ہونا تراویح کا ایسا رکعت تراویح کا بد وقتی قد
 ہو کہ کہنا ہے جو کہ تراویح یا بیس رکعت تراویح کا سنت ہونا ایسی عقل کے
 کہ جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادۃ و اطاعت فرمائی ہو تو تصور نہیں ہے کہ
 کہ تراویح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد اور نماز تہجد اور نماز تہجد کے بعد
 میں ہی پس تراویح نقل ہوگی کہ مواظبت حضرت سے ہمارے لیے سنت ہو جائے
 اور بیس رکعت کا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچائی ثابت نہیں ہے کہ بیس رکعت
 بیس رکعت پر کیونکر خیال میں آسکتی ہے بلکہ کتب کا کتب ہو میں اس میں بھی پر حضرت
 صحیح ہے بلکہ محل صحیح اور سنکر یہ ہے کہ حضرت سے کہ جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 مواظبت ہو اور اس سنت کو مستحب ہو کہ میں اور یہ سنت سنت ہو کہ بیس رکعت
 خلفائے راشدین کی نہ اس پر اس لیے کہ سنت ہو کہ اسی نقل کو کہ میں نے کہ
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس فرمایا ہے عبادۃ و اطاعت فرمائی ہو تو تصور نہیں ہے کہ
 نے مواظبت فرمائی ہو بیس مواظبت حضرت کے علاوہ اسکے بیس رکعت تراویح
 اور تراویح خلفائے راشدین ہی متفق نہیں ہیں کہ کسی روایت صحیح سے بیس رکعت
 حضرت عمر ابو حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ کا ثابت نہیں ہوا ہے قصہ
 و کلام الراجح میں شیخ بن جریر سے منقول ہے کہ کہ ابن حجرؒ نے کہ اس میں مواظبت
 فرمائی کہ راشدین میں بیس رکعت میں سے بیس رکعت مواظبت فرمائی کہ خلفائے راشدین
 میں سے بیس رکعت تراویح پر ائمہ اربعہ میں سے کہ کہ مالکؒ نے بیس رکعت

کہتے ہوئے اور تلمیذی عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما انہما کان یصلیان شہ عثمان یعنی انہما کان
 نے کہا کہ چٹے پر تراویح پڑھیں والا چٹیں کعت سو اتر کے اس لیے کہ روایت کیا گیا
 حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے کہ پڑھتے تھے یہ دونوں چٹیں کعت باقی برائے
 کہ بعض کتب فقہ میں جو سنت ہونے تراویح کو بقاء بقاء احباب صحیح لکھا ہے تو درود ان میں
 ہر ایک سلف ہونے وہ کہ سنت ہونا اسکا حضرت کے فعل یا قول یا تقریر سے ثابت ہو سکتا ہے لیکن
 مواظبت پہلی اور پھر ثقلانہ میں اور اصحاب ان کتب کی یہ ہے کہ صحیح یہ ہے کہ تراویح سنت
 انھیں ہے اس لیے کہ وہ حضرت نے اسکو سنت فرمایا ہے حیث قال سنت لکما قاعہ
 میں سنت کا لفظ نہیں ہے تو اسے لیے قیام رمضان کو اور عبارت جابر احمادی جو سند
 قویہ ہے مودا علی ہے اور جو کہ حسب کتابہ اوج کا یہی ایک معنی کہ صحیح تھا اس لیے کہ کتب
 میں سنت کو یہی کہتے ہیں کہ اوپر حضرت نے سنت فرمائی ہے لہذا اصحاب ان
 کتب نے اسکو صحیح کہا یعنی یہ سنت ہے بخلاف اسکی صحیح ہے ورنہ ثابت ہے شجر روایت
 رسالہ ادب الفقی اذ اولیت بروایت فی کتاب معتد بالاصح والاولی والاولیٰ وجوہ قلعہ
 ان یفصح بہا و یخلفنا انھا یا شاید یعنی ہر وہ کیا میں نے رسالہ ادب الفقی میں کہ جب میں نے
 کہتے کہ ہر وہ ایش کنی کتاب میں ساتھ لفظ اصح کی یا اولیٰ کے یا اوفیٰ کے یا ساتھ
 اسکی مانند کے پس جابر سے ہے مفتی نے اپنے کہ قویٰ دے ساتھ اس روایت کے
 ساتھ مخالف اس روایت کے یہی جسکی ساتھ جابر سے ہے باجماع میں کعت تراویح میں
 کہ کسی کتاب کا کہ کتب فقہ معتد ضمیمہ میں ہے مخالف نہیں ہے میں مولوی کریم اللہ
 مفتی امی مولوی محمد فصیح خاڑی پور غازی نے جو روایت نقل کیا ہے اسکی یہ تفسیر ہو
 سنت ہو کہ کہنا ہے اور حضرت تراویح کا یہ حرکت یا اولیٰ کیا اور کو اختیار میں جسکی
 ان کے جو راہ میں نہیں شریعت اور غریب میں ہر روز قوم یوم راہ اور سنت ہے
 یہ سنت ہے جو کہ کہنا ہے اس میں کہ وہ جو روز تارین میں کہ سنت ہوتا ہے

بیوہ مروی ہے ابی حنیفہ سے کہ تو قطع نظر اس کے کہ یہ روایت ہے ابی یوسف کی ابی حنیفہ سے
 کہ نقل کیا ہے اسکو اس میں عمر نے اور روایت حسن میں ابی حنیفہ سے سنت ہو تا اور
 کہ دونوں قید ہو کہ ہکے آیا ہی تو محمل ہے کہ اس میں عمر نے اپنے قسم سے لفظ ہو کہ کو
 برپا یا ہو چنانچہ پیدا کیا ہی وہ جو جامع صغیر میں کہ کتب ظاہر الروایۃ سے بلطف و تہباب
 اسکو تو کہ کیا ہی نہیں کت کت کا سنت ہو کہ ہونا اس سے ثابت نہیں ہوتا ہے اس لئے
 کہ ابی یوسف نے روایتوں کا سوال امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ علیہ سے کیا تھا ایک اسکا کہ
 تراویح سنت ہی یا نہیں دوسری اسکا کہ حضرت عمر نے جو میں کت پڑھنے کا حکم دیا تو
 یہ اختراع ہو گئی یا مستند سنت سے تو جواب امر علیہ کا امام نے چون دیا کہ تراویح
 سنت ہو کہ ہے اور جواب امر علیہ کا امام نے یہ دیا کہ یہ اختراع حضرت عمر میں ہے
 بلکہ مستند سنت ہی سے کہ روایت اوکلی تک نہیں پہنچی ہے اور کافی کی عبارت
 میں لفظ ہو کہ کا نہیں ہے اور قادی تجوید میں جو یہ اجماع صحابہ اور عمل سنت ہو کہ
 ہونا تراویح کا مرقوم ہے ہو لعل ابو سعید بن نفیس تراویح کا سنت ہو کہ ہونا مستند ہے
 یہ میں کت تراویح کا دوسری سنت ہو کہ ہو لی باجماع صحابہ سے کیا مروی اگر مراد
 یہ ہے کہ سب صحابہ قابل اس کے ہیں کہ تراویح سنت ہو کہ ہے تو صحیح البطلان ہے
 اس لیے کہ ایک صحابی سے بھی سنت ہو کہ کہنا تراویح کو منقول نہیں ہے اور اگر اس
 یہ ہے کہ سب صحابہ نے تراویح کو پڑھا ہے تو پھر سب صحابہ کا اوچل امت کا اوچل
 اصل استیجاب ہے نہ دلیل سنت ہو کہ ہوئی کی اور پھر نہیں کت کا تو ہرگز سب
 صحابہ سے ثابت نہیں ہو سکتا ہے اور ساری امت کا عمل اس پر ہے ہو لعل امام
 انکس اور من سعید بن مسعود بن مسعود کہ امر کیا عمر بن خطاب ابی بن کعب تمم و اثر
 کو کہ سنت تراویح پڑھنا اور ابی بن شیبہ سے کہ ابی حنیفہ میں مزین تھا یہ
 القلیا حضرت عمر نے ابی بن کعب اور سیاحان بن ابی قحافہ سے کہ یہ کت تراویح

پیر ہانیو لو اسکو امام مالک نے اپنے نفس کے لئے اختیار کیا ہے اور مختار اسنے بکراہی
 العزلی المالکی بھی ہیں ہے ایسا ہی عمدہ تقاری میں اور سعید بن منصور نے اپنے سنن
 میں اور محمد بن نصر نے کتاب قیام اللیل میں باب بن یزید سے روایت کیا ہے کہ کہتے
 تھے سائب بن یزید کہتے تھے ہم پڑھتے حضرت عمر کے زمانہ میں رمضان میں تیرہ رکعت
 پڑھتے تھے رکعت تراویح کی اور پانچ رکعت وتر کی اور یہی مختار محمد بن یحییٰ اور ابن عبد البر نے
 استدلال میں اسود بن یزید سے کہ کبار فقہامی تابعین سے سے روایت کیا ہے کہ پڑھتے
 تھے اسود بن یزید چالیس رکعت تراویح کی اور سات رکعت وتر کی اور محمد بن نصر نے قیام اللیل
 میں سات رکعت کیا تو امام مالک سے کہ کہا امام مالک نے کہ مستحب ہے پڑھنا لوگوں کو اور رمضان
 میں اڑتیس رکعت پھر سلام پیر ہی امام اور رک پڑھتے پڑھنا تو امام کو ایک رکعت اور کہا
 کہ یہی ہے عمل مدینہ میں خید اور سورہ سنن ابن ماجہ اور مشہور امام مالک سے چھتیس رکعت ہیں
 اور ابن وہب نے روایت کیا ہے ناخ سے کہ کما نافع نے کہ نہ پایا میں نے لوگوں کو
 اوس حالت میں کہ وہ پڑھتے تھے تراویح کو اڑتالیس رکعت اور وتر پڑھتے تھے اور میں
 سے سات تین رکعت کے اور محمد بن نصر نے قیام اللیل میں روایت کیا ہے داؤد بن
 یونس کہ مختار تابعین سے سے کہ ما داؤد نے کہ پایا میں نے لوگوں کو زمان امارت
 ابان بن عثمان اور عمر بن عبد العزیز میں کہ پڑھتے تھے تراویح کو چھتیس رکعت اور وتر پڑھتے
 تھے تین رکعت اور زرارہ بن اوی قاضی نے اس سے پڑھنا اٹھائیں رکعت کامرئی سے اور
 سعید بن اسد سے کہ اکابر تابعین سے سے چھتیس رکعت پڑھنا مروی ہے اور ابو جابر
 سے کہ تابعین میں سے سے سولہ رکعت پڑھنا مروی ہے یہ سب روایات فتح الباری میں
 عبد القادر بن یحییٰ بن جعفر بن ابی شامہ چیرت ہی کہ مروی ہے ابن مسعود صاحب حدیث نے
 مروی کیا کہ تمام مسند فقہ المالکی میں یہ رکعت سات ہو کہ وہ میں حالانکہ ایک کتاب فقہ کا ہے
 ایک کہ اس میں اس رکعت کو سات ہو کہ وہ مالک اور خیال اس مروی کا یہ اس سے عاری

ترجمہ	عبارت	شمار
<p>پس ہر نفل ہی کہ موافقت فرمائی ہو اور پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ماخذ شدہ کہ نماز میں اور سنون راستہ کہ اور حکم اون سنتوں کا یہ ہے کہ بلایا جاتا ہے طرف اون کے حاصل رہنے اور کثرت کیا تھی ہی او کی چوڑی پیٹا لایا ہو تو طری سے گناہ کے اور جس نفل یہ موافقت فرمائی ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلکہ چوڑیا ہو او کو کسی حالت میں مانند طہارت کے ہر نماز کے لیے اور کر دہونے کے اعضا و روضہ میں اور ترتیب کی وضو میں پس تحقیق شان یہ ہے کہ بلایا جاتا ہے او کی چوڑی پر اور زمین لاحق ہوتا ہے او کو ساتھ او کی چوڑی کے ترجمہ —</p>	<p>مثل تشهد فی الصلوات و السنن الروایت و حکمائہ یندب الی تحصیلہا و یلزم علی ترکہا مع حقوق اثم یہ و کل نفل لم یطہر علیہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم بل ترکہ فی حالہ کالطہارۃ لکل صلۃ و تکرار نفس فی اعضا و روضہ فی الوضو فان یندب الی تحصیلہ و لکن لا یلزم علی ترکہ و لا یلحقہ ترکہ</p>	
<p>اور سنت و غیر سنت ہر ہی اور سنت ہی کہ موافقت فرمائی ہو انحضرت فرما بہت عبارت جو کہ کہیں لیا</p>	<p>فی قولہ سنۃ الہی و ہی اسنۃ الہی و انب علیہا جملۃ لعل فاضلہ ہی ترکہا ضلالتہ و زواید</p>	<p>صحیح موقوف شیعہ نماز</p>

شماره نام کتاب	عبارت	ترجمه
شیخ الوفاة	استند و طلب علی النبی علیہ السلام مع الزکریا ایما یافان کانت المنة علی سبیل الامانة فمن انت کانت علی الزکریا العارفة من الزکریا	سنت و دهی که چه معانیت قوامی بود نی علیہ السلام از سادات که کتب ادوات میں پیر اگر بود و کتب سبیل عبارت پس من پیر است و اورا سنت و المیت سبیل عبارت پس من سنت و من
شیخ الوفاة	استند و طلب علی النبی علیہ السلام مع الزکریا ایما یافان کانت المنة علی سبیل الامانة فمن انت کانت علی الزکریا العارفة من الزکریا	سنت و دهی که چه معانیت قوامی بود نی علیہ السلام از سادات که کتب ادوات میں پیر اگر بود و کتب سبیل عبارت پس من پیر است و اورا سنت و المیت سبیل عبارت پس من سنت و من
شیخ الوفاة	استند و طلب علی النبی علیہ السلام مع الزکریا ایما یافان کانت المنة علی سبیل الامانة فمن انت کانت علی الزکریا العارفة من الزکریا	سنت و دهی که چه معانیت قوامی بود نی علیہ السلام از سادات که کتب ادوات میں پیر اگر بود و کتب سبیل عبارت پس من پیر است و اورا سنت و المیت سبیل عبارت پس من سنت و من

نشد	نام کتاب	جہارت	تہذیب
		<p>بنا کردن بی عذر و این اور سنت ہر ہی مت کہ عبارت از شیئی است کہ ملاوت حضرت پیغمبر علیہ السلام برو مقصود عیادت بود و باشد و عمل کردن با و تکمیل دین باشد مثل خوان و اقامت جماعت و سنتهای کور پنج وقت نماز و این رحمت مؤکده غیر گویند واضح باشد کہ سبب استحقاق ثواب بکردن سنت است کہ کردن او متابعت است بحضرت علیہ السلام و متابعت حضرت جبر ثواب است و سبب استحقاق عقاب ترک سنت کہ ایک مخالفت است حضرت علیہ السلام و این موجب عقاب است فاما ترک سنتهای زوائد کہ عبارت از سنتهای است کہ ملا حضرت علیہ السلام بر ایشان واجب نیوہ باشد بکار مجز و عبادت شریعت</p>	<p>ساتہ کرنے کے اور استحقاق عذاب ہر ہی مت کہ عبارت از شیئی است کہ ملاوت حضرت پیغمبر علیہ السلام برو مقصود عیادت بود و باشد و عمل کردن با و تکمیل دین باشد مثل خوان و اقامت جماعت و سنتهای کور پنج وقت نماز و این رحمت مؤکده غیر گویند واضح باشد کہ سبب استحقاق ثواب بکردن سنت است کہ کردن او متابعت است بحضرت علیہ السلام و متابعت حضرت جبر ثواب است و سبب استحقاق عقاب ترک سنت کہ ایک مخالفت است حضرت علیہ السلام و این موجب عقاب است فاما ترک سنتهای زوائد کہ عبارت از سنتهای است کہ ملا حضرت علیہ السلام بر ایشان واجب نیوہ باشد بکار مجز و عبادت شریعت</p>

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		<p>آنحضرت ہو وہاں شد و تا کہ ان معاتب نہو شہود و چون در آن روز قنارت در نماز و طول رکوع و سجود و خوردن و نوشیدن چیزی پرست رست و چای پرست را پیش نماز و وقت در آمدن در جای و مانند اینها کہ عمل کردن باہنا ستحسنت اما تبرک از این اعتقادی نیست</p>	<p>عقاب ہی پس آپ پرست نماز و عبادت کے ترک ہیں کہ عبارت او ان شتوں سے ہیں کہ عبادت حضرت علیہ السلام کی اون پر قبضہ عبادت نبوی ہو بلکہ عبادت عادت شریف آنحضرت ہوں تارک و کلا معاتب نہیں ہوتا ہے مانند روزگار فی قنارت کے نماز میں اور وزنی رکوع اور سجود اور کھانا اور پینا کسی چیز کا ساتھ سید ہے اتہ کے اور سید سے پاؤں کو اگی رکنا وقت آنے کے کسی جگہ میں اور مانند اس کے کہ عمل کرنا ساتھ ان کے مستحسن ہے آپ ساتھ ان کے ترک کے عقاب نہیں ہے</p>
		<p>روایات حدیث کہ پینا آنحضرت صلعم اور صحابہ و غیرہم کا اتہ رعت تراویح کا اوشی ثنابت ہی اور اقوال علماء تائید میں اسکی اور روایات کتب فقہ کہ جس میں ائمہ کرام کثرت کثرت ہو نام نسخ اور روایات شریعہ حدیث و غیرہ چہین عدم توقیت عدد تراویح میں ثنبتا رہے</p>	

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمه
۱	شیخ بخاری	عن ابی سلمه انه قال عاصم بن ضمره عن ابي عبد الله عليه السلام انه قال قال الله عز وجل ان الله يحب المتقين	روایت می آید از ابی سلمه که می گویند که عاصم بن ضمره از ابی عبد الله علیه السلام روایت می کند که خداوند دوست دارد متقین را
۲	شیخ ابی حنبله	عن ابی حنبله عن ابي عبد الله عليه السلام انه قال قال الله عز وجل ان الله يحب المتقين	روایت می آید از ابی حنبله که می گویند که ابی عبد الله علیه السلام روایت می کند که خداوند دوست دارد متقین را
۳	شیخ ابی یوسف	عن ابی یوسف عن ابي عبد الله عليه السلام انه قال قال الله عز وجل ان الله يحب المتقين	روایت می آید از ابی یوسف که می گویند که ابی عبد الله علیه السلام روایت می کند که خداوند دوست دارد متقین را

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان	کتاب جابر نے کہ جو مہینہ مبارک تھا	یہ کتاب ہے
۲	عائشہ کائنات تراویح فلاح کائنات القاب	یہ کتاب ہے	یہ کتاب ہے
۳	جنتی فی السجود وجرانان کیسے	یہ کتاب ہے	یہ کتاب ہے
۴	الینا حق اصحاب	یہ کتاب ہے	یہ کتاب ہے
۵	عمر بن الخطاب بن عبدالمطلب	یہ کتاب ہے	یہ کتاب ہے
۶	عمر بن الخطاب بن عبدالمطلب	یہ کتاب ہے	یہ کتاب ہے
۷	عمر بن الخطاب بن عبدالمطلب	یہ کتاب ہے	یہ کتاب ہے
۸	عمر بن الخطاب بن عبدالمطلب	یہ کتاب ہے	یہ کتاب ہے
۹	عمر بن الخطاب بن عبدالمطلب	یہ کتاب ہے	یہ کتاب ہے
۱۰	عمر بن الخطاب بن عبدالمطلب	یہ کتاب ہے	یہ کتاب ہے

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
۱۱	فتح الباری	والحدود الاول موافق لحديث عائشة المذكور بعد الحديث في الباب والثاني قريب منه	اور حدود پہلا موافق ہے واسطی حدیث عائشہ کے کہ مذکور ہے بعد اس حدیث کے اسباب میں اور ثانی قریب ہے اوس سے صرف وتر کا فرق ہے کہ اول میں وتر کے تین رکعت ہیں اور ثانی میں وتر کی پانچ رکعت
۱۲	مجموعہ الفاری	وقبل إحدى عشرة ركعة وروى مالك للنبيه وخشاره ابو بكر بن عبد الله	اور کہا گیا ہے کہ عدد شعب تراویح باوتر میں اگیارہ رکعت ہے اور یہی عدد ہی کہ اختیار کیا ہے اسکا مالک نے اپنی نفس کے لیے اور اختیار کیا ہے اسکا ابو بکر ابن العربی مالکی نے۔
۱۳	ما ثبت باسنه	وروى انه كان بعض السلف في عهد عمر بن عبد العزيز يصلون بأحدى عشرة ركعة قصداً للتشبه برسول الله صلى الله عليه وسلم	اور روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق ثلثان یہ ہے کہ تہی بعض سلف عند عمر بن عبد العزیز میں کرنا نہ تابعین کا تھا تاہن پڑھی تھی ساتھ گیارہ رکعت کے واسطے قصد تشبہ کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

[illegible]

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		<p>عشر من تعضی الدلیل ما قلنا قالوا حینئذ یو عبادة القدوری من قولہ مستحب -</p>	<p>عذر کے اور ساتھ تقدیر عدم کیا عذر کی سوا اسکے نہیں حاصل کیا ہو جسے کہ تحقیق حضرت نبی اموی فرمائی اور سنت دار پر کہ واقع ہوگا آپ اور وہ گیارہ کعت پر ساتھ وتر کی پس ہو کی میں کعت حاجت اور اس کے اور میں سے کہ گیارہ کعت ساتھ و تین سنت باندہ چار کعت کے کہ بعد نماز کے مستحب ہیں اور دو کعتیں افون چار میں سے سنت ہیں اور طایر کلام شایع کا یہ ہے کہ سنت میں کعت ہیں اور اور چاہتی ہی بسبب اوہیں چیز کو کہ کہا ہے میں میں ولی اقتب من و وہ کہ عبارت قدوری کہ ہے اس کا قول مستحب ہے</p>
۱۵	پنجورانی	<p>وقول عشر من تعضی الدلیل ما قلنا قالوا قول اجماع لما فی الاطاعن نیز بیان خبر و کت اور حدیثات</p>	<p>اور قول عشر من تعضی الدلیل ما قلنا قالوا قول اجماع لما فی الاطاعن نیز بیان خبر و کت اور حدیثات</p>

شمار	نام کتاب	عبارت	مترجم
		بن رومان قال کان الناس یقولون	تراویح کی ادویہ قول جہو کا ہو
		فی زمن عمر بن الخطاب ثلث عشرین	اوس کے عہد شعب میں چوبیس برس
		رکعتہ علیہ علی الناس الیوم شرفاً	کی کہ موطا میں ہے، نیز بن رومان
		وغيرا لکن ذکر الحق فی فتح القدر	سے کہ گماریہ بن رومان نے کہ
		ما حاصلہ ان الدلیل یقتضی ان کل شیء	تھی لوگ تراویح پر ہستے ہتے
		من العشرین ما ضلہ صلی اللہ علیہ و	ناتہ عمر بن الخطاب میں تیرہ رکعت
		سلم غنائم ترکہ خشیہ ان یرکت علیہا	اور اسی پر عمل لوگوں کا گناہ مشرق
		والعاقب مستحباً وقد ثبت ان ذلک	اور مغرب میں لیکن ذکر کیا ہے
		کان احدی عشر رکعتہ بالوتر کیا ہت	محفوظ ہے فتح القدر میں کہ
		فی الجمعین من حدیث عائشہ فلما	جبکہ حاصل یہ ہو کہ دلیل چالیس ہے
		کیدن اسنون علی اصول مثالیہا	اسکو کہ پوسندہ میں رکعت میں
		تثانیہ منها وحب اثنا عشر رکعتہ	سے اوسقہ رک گیا ہی اسکو اٹھ رکعت
		صلی اللہ علیہ وسلم نے میں رکعت	
		میں ہے ہر چہ روایا ہے اسکو	
		لسبب خوف فرض یعنی کہ تہ	
		اور چون باقی میں امت میں ہے	
		مستحب اور تحقیق ثابت ہوا ہے	
		کہ تحقیق وہ مقدار رکعات کیا ہے	

شمار	نام کتاب	عبارت	لکھنؤ
			<p>کہ او کو انصاف صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا روبرو رکھ دیا ہے جیسا کہ ثابت ہوا جو صحیح ہے حدیث و روایت پر مبنی ہے میں ہونے مسنون ہوا ہے شائع کے اصول پر آئیں گے اور مستحب کیا ہو رکھتے ہیں</p>
۱۶	طحاوی	<p>قولہ التراجع سببہ مودتہ و اگر فی نسخ القدر یا حاصلہ ان الدلیل القوی ان یكون سببہ من العشرین ما فعلہ علی اللہ علیہ سلم منہا ثم ترکہ عنہ او پر رکھتے علیہا و الباقی مستحب و قویست ان و لکن کانت احادیث کثیرہ بالوہ کیا نیست فی بعضین من وہ حدیث و روایت علی اللہ علیہ وسلم کہ ان کو مستحب و روایت ہے</p>	<p>قول صاحب مختار کا تراویح سنہ مذکور ہے فتح القدرین حاصل ہوا کہ وہاں مقتضی کہ ہوں سنت میں کہتوں اس مقدار کہ کیا ہے او صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں میں نے پر جو چاہا ہے خوف فرض ہوا جسے خدا پر ہے مستحب و روایت ہے ہوا ہے کہ وہ مقدار کہ</p>

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
			<p>ابن ہمام کا اشارہ کرتا ہے ابن ہمام ساتھ مروی کے خلاف ہیں اور سکے کے کو کما ہی او سکو حسب عبادہ رضایہ میں کہ روایت کیا گیا ہی کہ تحقیق رسول صلعم سے ایک رات میں من توں رمضان میں سے پس پڑھیں آپ نے میں کہتے۔</p>
۱۸	فیحات رشیدیہ	<p>وَمَنْ كَفَّوْا فِي عَدْوِ رَعَاتِنَا الَّتِي يَقُومُ بِهَا النَّاسُ فِي رَمَضَانَ كَالْجَنَارِ مِنْهَا اَوْ لَا نَصْ فِيهَا فَاحْزَارِ بَعْضُهُمْ عَشْرِينَ رَكْعَةً سَوَى الْوُتْرِ وَبَعْضُهُمْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ رَكْعَةً الْوُتْرُ ثَلَاثُ رَكْعَاتٍ وَهُوَ الْاَمْرُ الْقَدِيمُ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ الْعَصَدُ الْاَوَّلُ وَالَّذِي اَقُولُ بِهِ فِي ذَلِكِ اِنَّ الْاَوْقِيفَ فِيهِ فَاَنْكَرْتُ لِدَيْنِ الْاَقْدَامِ مَا لَاقَتْهُ بِرَسُولِ الْمَدِينِ اَسَدٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكِ</p>	<p>اللہ مختلف ہوئے ہیں علمائے رکعات تراویح میں پڑھتے تھے انھیں ساتھ لو سکے کو کون کو رمضان میں کہ کما نمندہ ہے او میں سے اسلئے کہ نہیں ہیں ہے رکعات تراویح میں پس اختیار کیا ہے بعض علماء نے بیس رکعت سنواؤں سے کہ اور مستحسن ہے بعض علماء نے پچیس رکعت کو اور کو میں کہتے علماء نے بیس رکعت</p>

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		<p>تھا و ثبت عنہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ یأخذ علی احدى عشرة رکعة بالوتر شتیلاً لافی رمضان ولا فی غیرہ الا ان کان یطول یا فمدا یؤاخذہا بواحد عشر رجب بین قیام رمضان والاقیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ لقد کان لک فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔</p>	<p>کی اور یہی امر قدیم ہے کہ سب سے پہلے صدر اول اور وہ جو کہتا ہو پھر اس کو اس میں یہی کہ نہیں تو قیامت اور تسنیں ہے اس کے بعد رکعت میں پس اگر ہو کہ ضروری اقتدا میں اقتدا ہی سہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمین اس لیے کہ شان یہ ہے کہ ثابت ہوگا انھیں یہ فیہام سے کہ تحقیق انھیں پہلے نہیں کیا وہ کیا ہے گیا رکعت پر ساتہ و تر کے کچھ نہ رمضان میں اور نہ غیر رمضان میں مگر تحقیق انھیں سے کہ دوزار کرتے سب سے اوں گیارہ رکعت کو اپنی وہی کہ اختیار کرتا ہو پھر اس کو سب سے پہلے دوسرا قیام رمضان اور اقتدا کی ساتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ میں تا اقتدا ہی تک۔</p>

شمار	نام کتاب	عبارات	ترجمہ
		<p>عاشی اکر و لعلہ فی وقت اجازہ تطویل القیام علی عدد رکعات مفعولہ احدی عشرہ فی وقت اجازہ و اکثر عدد رکعات مفعولہ عشرین -</p>	<p>ہے جو شخص چاہے پڑھے تہجد رکعتیں اوکی اور جو شخص چاہے بہت رکعتیں اوکی اور شاید کہ او میں نے ایک وقت میں اجازت دی ہے درا کر سنے قیام کئے عدد رکعات پس گروانا پڑاؤ سکوا کر رکعت اور ایک وقت میں اجازت دی ہو اکثر عدد رکعات کا پڑاؤ سکوا کر رکعت</p>

ایات کتب حدیث عالم انہر ضعیف اور حدیث کا بیان بھی کیا
جہیں میں کتب شائع کا پڑھنا حضرت
سید کو رہی

شمار	نام کتاب	عبارات	ترجمہ
	فتح الباری	<p>واللہ اعلم فی مفسرہ والطیر فی علم البیہقی حدیث ابن عباس رضی اللہ</p>	<p>اور شہی چو مہر زوایت کیا ابی جہیم سے پہلے اور طبرانی نے یوسفی سے حدیث</p>

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
			<p>علیہ وسلم یصلی فی رمضان عشرين رکعتہ سوی الوتر نصف بالی سبہ ابو یسیر بن عثمان جد الامام ابی بکر بن ابی شیبہ حقیق علی ضعفه مع فی الخضر ابو یسیر بن عثمان جد الامام ابی بکر بن ابی شیبہ بن ابی شیبہ کے کہ ایک راوی تصحیح ہونے پر باوجود فی ہوئے اس حدیث کے حدیث صحیح ہے۔</p>
۲	فتح الترسلات	<p>ولم تثبت رواية عشرين ركعة منه عليه السلام كما هو متعارف اللان الا في رواية ابن ابی شیبہ بن حديث ابن عباس كان سولي المد جلي الله عليه وسلم يصلی فی رمضان عشرين ركعة والوتر قالوا اسناد ضعيف وقد عارضه حديث علاء بن رستم بحال النبي صلعم من غير</p>	<p>اور بنین ثابت ہوئی ہے یہ روایت میں کثرت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ متعارف سبب ابگر روایت ابن ابی شیبہ میں حدیث ابن عباس سے ہے کہ تحت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت ابن ابی شیبہ اور کثرت اور کما ہے حدیث</p>

شمار	نام کتاب	مخبر
<p>اور تحقیق معارضہ کی ہے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اور وہ صحیح ہے اور تیسری حضرت عائشہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم ساری حال بقیہ اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ ایک شخص کے</p>	<p>غبار</p>	<p>غبار</p>
<p>عجیب راضی المازن و حجر البیہقی عن ابن عباس کان یصلی فی شہر یومئذ یومئذ یومئذ یومئذ عشرین کعبہ والوتر قال ابوہریرہ الشریف عن ابن عباس عن عثمان بن عفیف سئل عن قمرہ وبراہ سہی سئل سئل عن شہداء ابن عباس بن عثمان عندہ صحیفۃ الشہداء</p>	<p>غبار</p>	<p>غبار</p>
<p>سئل عن شہداء ابن عباس بن عثمان عندہ صحیفۃ الشہداء</p>	<p>غبار</p>	<p>غبار</p>

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		اسال غنہ الروی عنہ فقال لا ترو غنہ خانہ جل نہ موم۔	پس کہ ساقطاً بحیثیت ہے اور کیا ابو علی النیشاپوری نے کہ جو سے نہیں ہے اور کیا صالح بن محمد العبدوی کہ ضعیف ہے نہین کہے جاتے یہ حدیث اور علی اور کیا معاذ غیری نے کہ لکھا میں نے طرف شعبہ سے کہ پوچھا تھا میں نے کہ آیا روایت کروں میں ابراہیم ابن شیبہ نے میں لکھا شعبہ نے کہ روایت کروا اس میں تحقیق وہ مرد براستہ۔
4	میزان الاعتدالی لکھنوی	لکھنوی ترجمہ ابراہیم بن عثمان ابن شیبہ کو نہ شعبہ ثم قال وہ عثمان الدار عثمان ابن شیبہ لکھنوی ثقتہ قال احمد ضعیف وقال البخاری سکتوا عنہ قال الترمذی مرسلہ حدیث میں مساکیر علی شیبہ ہاروی انجری	ترجمہ ابراہیم بن عثمان ابن شیبہ میں ہے کہ کاؤب کہا ہے اور کو شعبہ نے پوچھا تو میں نے کہ وہ کیا ہے ابن عثمان دار نے ابن شیبہ سے کہ نہیں ہے ابراہیم بن عثمان کہا احمد نے کہ ضعیف ہے اور کیا بخاری ہے کہ سکتا ہے یا ہاروی

بعض میں عمت اہل صحیح ہونی سنت پر قیوم ہے		
شمار	نمبر کتاب	عبارت
۱	نیاج شریعہ قدوسی	اختلاف المشایخ فی الترویج قال بعضہم فی نقل و قال بعضہم ہی سنۃ وی روایتہ الحسن عن ابی حنیفہ و ابو الصبح —
۲	خلاصۃ الفتاوی	ایہم اہل الترویج اختلاف فی کون الترویج سنۃ لقطع الاستلافہ بروایتہ الحسن عن ابی حنیفہ انہ سنۃ —
۳	فہامی مالکیہ	نقل الترویج سنۃ علی الاغیا عند مالک و عن الحسن بن علی حنیفہ و علی بن سید الاول —

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
۱	شرح کنز الدلای	الکلام فی الترویج فی مواضع دل فی صفہا وی سنتہ عندنا رواہ الحسن عن ابی حنیفہ صرح وقیل مستحب الاول اصح لانا وطیب علیہما ایخافہ الراشدین۔	الکلام فی الترویج میں چند جگہوں میں یہ پہلے کلام اور اسکی صحت میں اور وہ سنت ہے نزدیک ہمارے روایت کیا ہے اسکو حسن نے ابی حنیفہ رحمہ اللہ علیہ سے کہا گیا ہے کہ مستحب اور اول اصح ہے اسلیے کہ تراویح مذہبیت فرمائی ہے اور خلفای راشدین نے۔
۲	مستخلص شرح کنز	اعلم ان الترویج سنتہ و ذکر فی الجامع الصغیر بلفظ الاستحب والاصح انہما سنتہ۔	جانتو کہ تراویح سنت ہی اور ذکر جامع صغیر میں بلفظ استحباب اور اصح یہ ہے کہ تراویح سنتہ ہی
۳	ما ثبت باسنہ	اعلم قد خالف العلماء فی الترویج بل لیسی سندہ فقال بعضهم لابل سوی من النواتل و تسبی مستحب وقال بعضهم یشی سنتہ و ہو الاصح۔	جانتو تحقیق مختلف ہیں بین علماء تراویج میں کہنا نام رکھی چاہے سنت نہ ہو کہ بعض علماء نے کہ نہ نام رکھی چاہے سنت بلکہ وہ نوافل سے سنت اور نام رکھی چاہے مستحب اور نہ بعض علماء نے

شمار نام کتاب	عبارت	ترجم
دور الجور	لیسب عشرون وادانا باجماعه افضل علی الاصح -	که نام کنی جادوی سنت اوروی اصح ہے مستحب ہر روز اس قدر کہ اوراد اوکا ساتھ حاجت ہو سکے افضل ہے اور قول اصح ہے کہ اور مختلف ہو سکے تین علامہ تھے
شرح صحیح البخاری للثنی	وقد اشرف العلماء فی اللہ و المستحب فی قوام رمضان علی اقوال کثیرة تفصل احادیثی اربعون آتی ان قال فی اول عشرون	مستحب ہر پنج قیام رمضان میں پانچ سے آدھینت قولوں میں کہ سو کہا گیا ہے کہ عبدو تحب ایسے کہ انکے تین کہتے ہیں چہ بیان نہ کن کہ کہ عینے ہو کہ کیا گیا ہے کہ عین مستحب تراویح کا ہر کوئی کہے
شرح صحیح وقایہ الرفائیہ	وقول الامام ابی الاصح انما سئل ای فضل التراویح فاجابہ ان الشیخ ابو جبر لم یجدہ ای المراد طبقہ عن الامام ابی الاصح عن فافی المراد انما سئل عن	اور قول ابی الاصح انما سئل کہ تراویح سنت ہے ای نہیں میں تہیہ تو ایسے نماز کی کہ ان کی صحبت نہیں رہا ہے ان کی تہیہ کو نہیں برا ہے میں تہیہ نہیں کہ تراویح

کتاب الفوائد فی معرفة العباد وحوالهم

مؤلفه	موضوعه	موضوعه
سنن الترمذی سنن ابن ماجه سنن سبیه سنن بیہقی	سنن الترمذی سنن ابن ماجه سنن بیہقی سنن سبیه	توقایه الروایه توقایه الروایه توقایه الروایه توقایه الروایه
سنن الترمذی سنن ابن ماجه سنن سبیه سنن بیہقی	سنن الترمذی سنن ابن ماجه سنن بیہقی سنن سبیه	توقایه الروایه توقایه الروایه توقایه الروایه توقایه الروایه
سنن الترمذی سنن ابن ماجه سنن سبیه سنن بیہقی	سنن الترمذی سنن ابن ماجه سنن بیہقی سنن سبیه	توقایه الروایه توقایه الروایه توقایه الروایه توقایه الروایه
سنن الترمذی سنن ابن ماجه سنن سبیه سنن بیہقی	سنن الترمذی سنن ابن ماجه سنن بیہقی سنن سبیه	توقایه الروایه توقایه الروایه توقایه الروایه توقایه الروایه

شمار	نام کتاب	مجاہد	ترجمہ
۱۰	محیط بزانی	الترائج لقال لہا سنتہ عمر بن لان عمر رضی اللہ عنہ وطلست علیہا و سنتہ رسول اللہ وطلست علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم	تراویح کہا جاتا ہے اور اسکو سنت عمر رضی اللہ عنہ کے اسم سے کہتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مواظبت فرمائی ہے اور سیر اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ہے کہ مواظبت فرمائی ہو اور سیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

توضیح مقام پہنچے مرام یہ ہے کہ رقم پڑنے سے تراویح کو سنت جانتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
بہت رغبت دلائی ہے اور ارشاد کیا کہ سنت تکم قیامہ یعنی سنت کیا ہے میں تمہارے قیام فرمائی
کا اور نہ ایک روزہ رکھنے والا رمضان کا اور پڑھنے والا تراویح کا ان روزی تہذیب اور طلب ثواب
کے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اوسدن پاک تھا کہ اوسکی بہانے اوسکو جاتا تھا اور
جس کو کھت کو عمدہ مستحبات سے سمجھتا ہے چنانچہ خود ہی میں ہی کھت پڑتا ہے لیکن کھت
پڑنے والے کو کہ بعد شبہ اور فتحا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھتا ہے ملازمین
جانتا ہے بلکہ جو جب آیت کریمہ لقن فی رسول اللہ اسوہ حسنہ باخوضن اوقوت میں
کہ لوگ ایسے کھت پڑھنے والے برکات کرتے ہیں اور پھر اتباع سنت اور مشائخ ثواب
ایسی سنت جانتا ہے جیسا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر کھت کا پڑھنا بہت
ہو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی ابن کعب اور قیس داری اور سلمان بن ابی ہریرہ کو لکھا کہ کھت پڑھنا
برکات فرماتا ہے کہ اگر کھت پڑھتا اور تراویح کی اور تین کھت پڑھتا اور تین کھت پڑھتا اور تین کھت پڑھتا

لوگوں کا گیارہ رکعت کو تفصیل مذکور صحیح ہے اور بعض سلف عبد العزیز بن ابی السی ہے
 پرستی ہی تو علامت اللہ رکعت پر ہے پر کچھ ہو سکتی ہے اور اجماع مصر تراویح پر پیش رکعت
 کیونکہ جو شخص تراویح پر صرف روزی اوست علامہ کا جو علامت کرتے ہیں آٹھ رکعت کے پر نہیں
 رہتے ہیں پتا اور کہتے ہیں کہ سب کتب فقہ الامال میں اس سے کہ پیش رکعت تراویح سنت موکدہ
 ہیں کہ یہ علامت ان کی ہے عمل ہے اور جو ہوتی ہے حضرت عمر اور راجح اور سلف پر اور
 یہ قول اور کاذب صریح ہے اس لیے کہ متون اور شریعہ جو میں سنت موکدہ ہونا اور سکا مذکور
 نہیں ہے بلکہ بعض کتب میں اجماع مستحب ہے تراویح پر بطور ہے اور اسکا کھانا نکالنا وغیرہ
 ہے کہ کسی کتاب میں تراویح کا سنت موکدہ ہونا مرقوم نہیں ہے بلکہ طلب ہار یہ ہے کہ متنی
 میں کہ تراویح کو سنت موکدہ لکھا ہے یہ کلام موافق اصول حنفیہ نہیں ہے اور مقتضایہ
 راوی اور کائنات سنت پر پابندی دینا کسی حد تک اور راوی کے موافق اور میں ہے
 اور اصل ہونا اور مقتضایہ دلیل اور سکا خلاف ہوتا ہے اور جو فقہی حنفیہ کے کلام میں کہ صرف
 سنت ہونا مرقوم ہے اور سکا معمول سنت نہیں کہہ کرنا چاہیے تاکہ روایات موافق اصول اور
 اور اس کے موافقین ظاہر قائل ہونا ساتھ سنت موکدہ جس کے ناشی غلط نہیں کسی ایک شخص
 ہی ہے اور میں نے تامل ہوا دلیل کے اقتضا اور سکا کرنا ہے واصل حکم تہمال
 مولوی محمد شفیع صاحب بخاری پر ہی اور مولوی عبدالرحیم صاحب حدیثین کو
 واضح ہو کہ میں اس رسالہ کا صرف نام دینے روایات سنت موکدہ ہونے تراویح
 سنت موکدہ کا جب تک کہ سنت موکدہ ہوئی میں رکعت کیل

سنت ثابت کریں اور جو اعتراضات کہ

استقامت تراویح پر ہمارے

اور نکلے وقع نظر میں

باب دوم در بیان منقحات استقامت المروج
روحیهات مولوی بن العابدین

قولہ پڑھتا ہر پنج کا سنت ہو اور تعداد اسکی بقول صحیح میں کہتے ہر اقول سنت ہو
ہو تا راج کا عدد وہ ہے اسے کہ تراویح آنحضرت کی ہمارے بعد جسکو قیام لیل کہتے ہیں یہاں
کہ یعنی اور زلیحی کے شروع کنز میں اور شیخ عبدالحق نے فتح سر المنان میں اور مسطور
ارکان اربعہ میں کہا ہے اور بقول جمہور قیام لیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھا تو موافقت
آنحضرت کی تراویح پڑھنا ہوگی اور سنت ہو کہ وہ اسکو سنتے ہیں کہ جب یہ وہاں لیتے ہیں
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہو اور تعداد اسکی پڑھنا ہر اقول صحیح میں کہتے ہو یا مسلم نے کہا ہے
سنت ہو کہ وہ پڑھیں گے کہتے ہیں کہ اقول صحیح ممنوع ہے کیونکہ سنت ہو کہ وہ اسکو سنتے ہیں کہ
جب پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انشاء فرمائی ہو اور میں نے تراویح پڑھنا
پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑھنا اسے مواظب الیٰی ہو اور کہہ دے سنت ہو
ہی ہونے سے کہ کسی عالم کو میں خلاف ہر اقول تراویح کا سنتے ہو کہ صرف ہر اقول
فقد خفیہ ہے اور باقی متون اور شروع کتب جمہور فقہاء میں صرف اربعہ ہوا اور اسکا مواظب
کہ وہ معمول اور ہر سنت ہو کہ جب پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو لیکن ہر اقول اس
سنت ہو کہ جب پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو لیکن ہر اقول اس
شایع ہے کہ وہ کہتا ہے شیخ الخوازی اور ابو الطیب شہار جلیع نے فرمائی ہے انشاء ہو اور
اجامہ اور مشائخ کے استنباط پر نقل کیا ہے اور ثبات بعض علماء کی ہے کہ وہ فرمائی ہو انشاء ہو اور
صحیح نہیں ہے ہر حال یہ کام کہ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ اس کا کوئی حجت نہیں ہے اور ہر اقول
کتاب ہے قول اسکا ہے کہ جب پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو انشاء ہو اور

کے بعث ہے اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین بات پوری ہے بعد
انکے پیر ترک کیا ہے اقول تعیین عدد کائنات قوائد خیر و فین سے ہے کہ نیک
کو اوہین خل نہیں جس قدر شارع سے ثابت ہوتا ہے اور کئی اور پیر و زمین پر جو عدد
کو شارع سے ثابت ہوتا ہے اور پیر و طبت شارع کی بطور فعل عبادت و ثابت ہو تو وہ عدد
موجود نہیں ہو سکتا ہے اور جن کام کو حضرت نے ایک یا دو کیا ہے تو وہ کبھی
ہویش کو مستحق ہو جاتا ہے استجاب او سکا تصور او نہیں دو ایک بار نہیں رہتا ہے میں کہ
ان حضرت نے تین رات کو سکوٹا تو چھٹ او سکا کیونکہ کہیں کے بلکہ او سکو مستحق نہیں
چاہیے قولہ غیر ہر بڑی بڑی محقق اپنی کتابوں کے اندر لکھتے ہیں کہ تراویح پیر کثرت
ہو اور شرف سے غرب تک عمل آئے پر سب چنانچہ صادق و مختار نے یہ صاف لکھ دیا
اقول یہ اور ان محقق کی یہ ہے کہ تراویح استجابا میں کثرت سے ایک کی حد تک اور
صاحب انکار یہ ہے کہ کثرت میں شرق اور غرب میں غل نہ ہو بلکہ استجاب میں
کثرت ہی قوائد سے لازم نہیں ملے کہ کثرت بطور کثرت پر نہا و درست نہیں ہے بلکہ
اس سے عمل او کو کثرت شرق اور غرب میں عدد غیر میں کثرت پر نہ تھا اور کو کثرت لازم لکھا کہ
سے اکابر نے عدد غیر میں کثرت کو اختیار کیا ہے علاوہ اسکے اس وقت میں ہی عمل ہو جاتا ہے
آپ کو کثرت شرق اور غرب میں میں ہی کثرت پر سب دو وجہ سے اول تو مالکیہ اس وقت میں ہی
چشم کثرت پر تین اور طین میں تعیین ایک عدد کی نہیں کرتے ہیں دوسرے معلوم
ہوتا ہے عمل سب آپ کو کثرت شرق اور غرب میں میں ہی کثرت پر سب دو وجہ سے اول تو مالکیہ اس وقت میں ہی
تو ہو سکتا ہے اور کثرت میں اور زمین ہو سکتی ہیں قولہ صفحہ ہر نائب انصاف و فرامی تمام
علاوہ شرق و غرب کے اور تمام تھا او کثرت اور اولیا اور اقطار یاہ او تا جامع معلوم
نامیری اور طین کے حضرت واقف ہر نامی سب سے خود حضرت سے عالم دو جا ورت
سے واقف الی عالم ہوئے اقول اول تمام علای شرق اور غرب اور تمام علای اور علای

اور انقلاب اور ابداد کا اختیار کرنا میں کھٹ کو غیر مسلم ہی دوسرے اوسکے عمل سے سنت گذر
 ہوا میں کھٹ کا اہم ترین آداب غایت اوسکی استیجاب ہے سو میں کھٹ کے مستحب ہو
 میں کلام الہی حضرت کو نہیں ہے اور معلوم نہیں کہ اس محبت نے دنیا عالم و دین و روق کا جو اثر
 پانچوں عالم کو کیا یا صاحب بحر رائق اور طحاوی کو یا اور شیخ کہ چہ ہیں کھٹ کو مستحب کہتے ہیں
 ابن ہمام وغیرہ کہ حقیقتیں جتنی ہیں سے ہیں انکی مقابلہ میں آپ اور آپ کے ہم نواب ایک دو
 حرف سے ہی واقف نہیں ہیں قولہ معفرہ ہم ایسے عالم میں کہ بارہ سو برس کے بعد
 غیر غالی سچے عالم علما ہی عرب و عجم کی بکری اقول بارہ سو برس سے پہلے ایک عالم
 شیعہ عرب کا اور نہ عجم کا سنت ہو کہ وہ نے میں کھٹ کا قائل نہیں ہوا ہے بیان تک کہ
 کہ شیعہ یہ کہ ہے کہ میں کھٹ کا سنت ہو کہ وہ ہوتا مقول نہیں ہے مان ظاہر کلام میں
 متاخرین فقہا سے یہ ترشح تھا لیکن ابن ہمام نے جو دلیل سے ثابت تھا بیان کر دیا پس
 چاہتے کہ کاروان تھا کا بنی طرف تھنما ہی دلیل کے معروف کر لیا جسے ہر حال معر
 بارہ سو برس کے غالی تمام علما ہی عرب و عجم کی بکریا ہرگز صادق نہیں استقامت سے قولہ
 معفرہ بارہ سو برس شخص اختصار ہے اقول شخص ایسا ایک ہے کہ ابن ہمام اور صاحب
 بحر رائق وغیرہ علما ہی تحقیق حقیقہ پر کس طرح زبان داری کرتا ہے کہ انکو دور پر دروغی بنانا ہو
 معفرہ ابد نہ قولہ معفرہ جیسا کہ فرقہ رافضیہ اس ناکو سنت عمری کہتے ہیں نہ سنت
 نبوی اقول حموی نے حاشیہ اشباہ و نہ اسکو روک دیا ہے اور کہا ہے کہ زمین نظر ہے
 اسکا کہ تحقیق مصرع ہے بہت ہی کتب متداولہ معتبرہ میں کہ تراویح میں کھٹ سنت
 عجم ہے اسلئے کہ نبی علیہ السلام نے نہیں پڑا ہے میں کھٹ کو بلکہ پڑا ہے کہ کھٹ
 کہ نور میں واطبہ فرمائی ہے اسے اور حکم پڑھنے کا کیا ہے حضرت عمرؓ نے بعد حضرت
 کو میں کھٹ اور مولیٰ کھٹ اوسکی ہی ہے صحابہ نے اسے اور حموی تحقیقات کا غیر منع
 میں ہے صحابی حاشیہ اشباہ کے یہ ہے اشاری کتاب الکرامۃ علیہ السلام فی الزیادۃ لولاءہ

لو قال التراجع سنتہ عمر کفر لانه استخفاف و هو کلام الرد فخص و فيه نظر فقد صرح فی کثیر من المتداولات
 ان اعتبار ثمانیہ سببہ عمر لان النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام لم یصلها عشرين بل ثمانی و لم یواظب علی
 والک یصلها عامر و بعدہ عشرين و واقفہ اصحابہ علی ذلک و دعوی الاستخفاف فی خیر المنع اور سیاحتی
 ہے حاشیہ مطبوعی میں قولہ منفعہ اگر ضرور کریں تو اتنی عبارت کتاب کافی کی کافی سبب
 اقوال کافی میں لفظ سن کا ہے اور محکم او کی سیلے یہ سبب کہ سنت سے مراد یہاں مستحب
 ہے یعنی عمل کہ میرا حضرت نے نفلاً مواظبت نہیں فرمائی ہے اور معنی عبارت اور مختار اور
 زون مختار کی باب اول میں گذر چکی ہیں او کے بارے خطے سے ظاہر ہے کہ وہن دو تو لفظ
 کتابوں سے یہی سنت موکدہ ہونا میں کتب ثابت نہیں ہوتا ہے قولہ منفعہ۔ اس
 مقام میں یاد آئی وہ حدیث شریف الخ قول بعد اذ مقصود اس حدیث کے امثال
 مستحبات انتقام التراجع ہیں قولہ منفعہ و توافیہ تحقیق میں کتب ہی بقول تالیف میں
 کتب ہی اور کتب کتب ہی ہے اور چھتیں کتب ہی ہے حضرت میں منفعہ ہے کو منفعہ
 کے نزدیک عند مستحب تالیف کا ہے کہ یہ قولہ منفعہ اور سنت ہے اور یہ سنت
 اسوئے ہے کہ ہمیشگی کیا ہے اس پر خلفا نے اقوال کوئی عمل ہمیشگی کرتے خلفا
 سنت نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ او سہ مواظبت حضرت تالیف نہ ثابت ہو اور میں حضرت
 کا یہنا ہی حضرت علی اور علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے چہ حاجی کہ مواظبت آپ کی
 کتب و ثابت ہو خلا وہ اسکے ہمیشگی خلفا میں بھی میں کتب پر کلام کسی روایت
 میں حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت عثمان کا یہنا میں کتب کا ثابت نہیں ہے
 بلکہ تالیف کا ہی خیال میں امام مالک سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی
 کے سنت تراویح سے بڑھتی تھے اور مواظبت خلفای اشدرین میں حافظہ میں سند
 کلام کیا ہے قولہ منفعہ اور حضرت رسول نبول علی اور علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ
 سنت لازمی اور غیر منقطع کے سنت لازمی کہ یہ چنانچہ حضرت رسول نے فرمایا کہ

فعل اشخصت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے ثابت ہے قطع نظر کلام کے ثبوت اجماع میں منت
 ہو کر ہو گیا ہے کثرت کا اس اجماع مختلف ثابت نہیں ہو سکتا ہے اور اگر ملوید ہو کہ منت ہو کر
 ہو گیا ہے کثرت کا اجماع ثابت ہے تو صریح البطلان ہے اس لیے کہ صحابہ اور تابعین سے کیا
 رکعت ساتھ وتر کے پڑھے ہیں اور امام الکلبی نے بھی اپنی نقیض کے لیے گیارہ رکعت کو
 ساتھ وتر کے اختیار کیا کہ چند باب اہل میں معلوم ہوا پس اگر میں کثرت سمیت ہو کر ہو تو
 تو یہ کار گیارہ رکعت کیونکر پڑھتے اور گیارہ رکعت کیونکر اختیار کرتے۔

رد شہوات محمد احسن الہدی

قولہ صفحہ ۷۵ و ۷۶ صاحب الفتح و الاثر من البحر الخ اقول ان بزرگ کو اس قدر معلوم نہیں
 کہ صاحب فتح القدر پہلے تھا یا صاحب بحر رائق پس لکنا اور جو کہا صاحب فتح القدر نے
 اس حال میں نقل کیا کہ یہ الاسباب سے حال لکھ سحر میں فتح القدر سے منقول ہے
 باوجود اس فی ظنی کے فتویٰ دینے کو طیار میں قولہ صفحہ ۷۶ اعتبار نقض فی الدلیل و ہو غیر
 اقول فی دلیل غیر سید لکھنا یا دیکھ کر جو باعتبار مقتضای دلیل ہو آپ ہی کا کام ہے
 اسی خصوصیت راست و درست وہی ہوتا ہی جو موافق دلیل کے رہتا و درست ہو قولہ منت
 علیہ احد من الفقہاء کا یہود کو فی المعیرات اقول کس کتاب معتبر میں لکھا ہے کہ نہیں
 فتویٰ زانیہ اس پر کسی نے فقہائین سے ہی صحابہ و دون کو یہی معتبرات کا حوالہ دینا جو
 جمل کے اور کیا ہی ایک کتاب معتبر میں ہو یہ نہیں لکھا سہتہ کہ کسی فقیہ نے اس پر فتویٰ نہیں دیا
 ہے ایسا بزرگ اعتبار قوت دلیل کا ہے نہ کثرت روایات کا جو دلیل کے موافق ہو اور
 یہ فتویٰ دینا چاہئے ہے چنانچہ روایات ہی مخالف مقتضای دلیل نہیں ہیں جبکہ روایات میں
 بزرگ کا قولہ صفحہ ۷۶ و ۷۷ البعض ان الستہ و روت فی علوہ الطیل الی الثمان ہزار و
 اقول تدریجاً ساتھ اس توہم کے ختم پر صرف ذکر ہے کہ ہم متعاقباً اس سند میں
 ہے کہ اگر کثرت ہے نہ کہ کوئی نہ نہیں کہتا ہو کہ کثرت کو نہیں مستحب اور نہ ہی اس کا حکم ہے

روہ نقوہ مولوی سید الدین علی

قولہ صفحہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مقرر کیا عمر نے نماز تراویح کو بموجب اس حدیث کے جو مجھ سے سنی اور وہ یہی کتب ہے۔ **اقول** ان بزرگ نے یہ کتب کاشت ہو کر نہ بنیں لکھا ہے اور مقرر کرنا حضرت عمر کا بموجب اس حدیث کے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنی مثبت میں یہ کتب کی سنت ہو کر ہو چکا ہو سکتا ہے قطع نظر اس سے کہ اصل حضرت علی کا کہیں کتب حدیث میں نہیں پایا جاتا ہے بہر حال کلام ان بزرگ کا کچھ مخالفت دعایٰ ختم نہیں ہے۔

روہ نقوات مولوی عبدالرحمن صاحب دارین

قولہ صفحہ ۱ محل مطلب کتاب بنکوکا اور سے نہیں سمجھا **اقول** جال سمجھنے مطلب فتح القدر کا قریب ہے کہ کہلا جاتا ہو کہ کون نہیں سمجھا مولوی صاحب نہیں سمجھو یا مولوی صاحب کا ختم نہیں سمجھا **قولہ صفحہ ۱** اور کلام کیا ائمہ سے سنت خلفای راشدین سے کو یہ علم فقہای متذہبن اور متاخرین سے **اقول** یہ کتب رکعت تراویح فعلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور فعلی باقی سب خلفاء اور صحابہ کا حدیث خلفاء حضرت عمرؓ بنا اور حضرت عمرؓ نے ابی اس کتب اور شیعہ واری اور سلیمان بن ابی حشہ کا ائمہ رکعت پر شیعہ پر نامور فرمایا اور صحابہ ہی زمانہ حضرت عمرؓ پر ایہ رکعت بلا کثیر پڑھتے تھے اور اسی طرح ائمہ بیان تابعین میں بھی ائمہ رکعت بلا کثیر پڑھتے تھے **اقول** میں نے ائمہ رکعت سنت حضرت اہل سنت خلفای راشدین اور سنت صحابہ اور تابعین میں تو یہ جو شخص اس کا کبریٰ قدرتی ہے جسے کتب پر تو وہ ہنگامی تو فی وقت سے چھٹتے تھے حضرت اور سنت خلفای راشدین اور تابعین پر ابو میں کتب کہ جو مولوی صاحب نے یہ کتب انسانی بنی ہوئی تو ان کتب سے کیا ہے ابابو کہ چیر ہو اٹھتے، خلفای راشدین کے بموجب ان کے علم

اجو من خفیہ ہے تو میں کہتے ہیں اوطابہ خلفاء راشدین ہرگز ثابت نہیں ہوتی ہو اگر مولا
صاحب مدعی ثبوت میں نور و ایات صحیحہ حدیث سے موافقت خلفاء راشدین میں کہتے ہیں
ثابت کریں یا وہ کہ جو قول یا فعل یا تقریر خلفاء راشدین سے ثابت ہو اس کو صحیح آئمہ کہتے
ہیں سنت خلفاء راشدین ہیں اس لیے خصم قوی نہیں کہتے پڑھنے کا یہی مقنا ہے اور آئمہ
کہتے پڑھتے کا یہی اور شیخ حدیث علیکم سنتی و سنتہ خلفاء الراشدین و روایات مولا سے
رہیں العابدین میں معلوم ہو چکی ہے اس کے اعادہ کے کو ضرورت نہیں ہے اور
اگر کہتے پڑھتے ہوں اس کا اسی پر موافقت حضرت جلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت ہو اور جو شخص کہ
تراویح ایتقدیر ہے اس پر کہہ گناہ نہیں ہے اور اس پر انکار ہو سکتا ہے ہرگز مخالف کسی
مفسر کے فقہا متقدمین اور متاخرین نہیں ہیں جب یہی کہ مخالف ہو جلد فقہای متقدمین
اور متاخرین کے جیسا کہ باب اول میں معلوم ہو چکا ہے ہر حال یہ کلام مولوی صاحب کا ناہنجی
حکس نہیں ہے ہی جب مولوی صاحب کو خود اپنی تحریر میں اعتراف ہے کہ صرف حضرت علی
اشد ہی کہ تراویح کی پڑی ہیں اور بول رہے ہیں اشد کا فعل انحضرت سے پایا گیا ہے اور جو
اصطلاح فقہاء گریز میں کہتے سنت نہیں ہو سکتی ہیں اس لیے کہ اصطلاح فقہاء خفیہ میں سنت
اوسکو کہتے ہیں کہ جب حضرت جلی اللہ علیہ وسلم نے موافقت فرمائی ہو ساتھ ترک کے بلکہ
لو کہہ چکا ہوں نے موافقت فرمائی ہو اوسکو اصطلاح خفیہ الیہ سنت کہتے ہیں لیکن فقہاء
خفیہ اوسکو سنت نہیں کہتے ہیں بلکہ ان کے جیسا کہ باب اول میں تعریف سے
معی معلوم ہو چکا ہے قول فقہاء میں شخص سے فقہی دیا اشد کہتے پڑھتے نادر تراویح کا اگر کسی
مگر ان کی قول علیہ السلام علیکم سنتی یا حدیث اور تواتر متقدمین اور متاخرین سے ان کی
اشد کہتے پڑھتے کا یہی دیا ہو اگر کہ پڑھتے لانا و کلام منہرج ہے مگر کہ پڑھتے کا یہی دیا ہو
اس کے کہ فعل انحضرت کہ جب لیا اشد کہتے پڑھتے لانا و کلام منہرج ہے مگر کہ پڑھتے کا یہی دیا ہو
اور اس پر اوطابہ و خلافت حضرت عمرؓ سے منقول نہیں ہے اور حضرت ایشد ہی

ان خلافت میں ابی بن کعب اور عمر فاروق اور عثمان بن ابی سفیان بن ابی حنیفہ کو گیارہ کھت پڑی کہ اگر میں
 میں قدر دخل تھی نہ پایا اور او صحابہ ہی زمانہ خلافت حضرت عمر بن ابی العاص اور متبع باعین زمانہ
 خلافت عمر بن عبد العزیز میں گیارہ کھت ساتھ وتر کے پرستے تھے اور کسی سے ان کا کھت نہیں
 پہنچے پھر انکار نہیں کیا کہ عمل خفیہ اور شافعیہ میں کھت پر تھا یا شافعی اور مروج ہو گیا ہیں
 علیہ السلام علیکم بستی الحیث اور قوارث تقدیر اور انہیں سے نہیں ہی الگ
 ہے اس کے پیش پر اور عدم انکار اس فتویٰ کی ضرورت ہے یہ مقدمین اور ثانویں سے
 ان کے تین ہیں حدیث کی روایات مولوی زین العابدین میں گذر چکے تو ہم
 صفحہ ۱۹ اور ۲۰ سہما کہ اللہ رکعت تراویح پر شب کا فتویٰ کسی نے نہیں دیا ہے اقول
 یہ کھت تراویح پر شب پر کسی نے انکار نہیں کیا ہے اور اگر کھت پر شب پر الگ
 الگ ہے تو اس وقت خفیہ اور خفیہ فقہانی خفیہ سے واضح ہو میں یہ کھت رکعت
 تراویح پر شب پر کسی نے نہ ملام ہو جس پر فتویٰ دیا گیا ہے اور سنوں میں
 کھت کی فعل انہیں سے ہے آپ خود متنبہ ہیں اس پر یہ فتویٰ دیا کہ کھت پر شب پر
 اگر کھت نہ ہو بلکہ یہ نہیں ہی اور کیا ہے تو کہہ دیجئے کہ ان میں قابل اس اور
 میں کھت پر شب سے تراویح مع و تری اور ہی سنت رسول مقبول روز خفای راشدین کے
 اگر ہی ہے اقول جو کہ سنت میں عزت عالیہ الصلوٰۃ و الخیر اللہ رکعت بعد دن کی اور شام کو
 تین میں کھت ہیں وہ خود سنوں چلا یا تو نہیں کھت پر شب میں ابی بن کعب حضرت
 نوکری اگر میں کھت پر شب میں کھت پر شب میں ہی اور ابی ہاشمی ہو تو ان کے کھت پر شب
 ثابت ہوئی ہوگا کہ وہ ہیں کھت پر شب میں اور ابی ہاشمی ہو تو ان کے کھت پر شب
 میں کھت پر شب میں علیکم السلام و فتیٰ علیکم السلام و فتیٰ علیکم السلام
 اس میں کھت پر شب میں کھت پر شب میں کھت پر شب میں کھت پر شب میں کھت پر شب میں
 میں کھت پر شب میں کھت پر شب میں کھت پر شب میں کھت پر شب میں کھت پر شب میں

نے آخری رکعت پڑھے ہیں اور عمل خلفی راشدین کا بھی بعد خلافت حضرت عمرؓ کے
تک پڑایا نہیں جاتا ہی اور میں گفت کا تو پڑیا ہی انحضرتؐ سے تاقت نہیں ہے باقی
چونکہ خلفی راشدین کا بھی نہیں گفت کو معلوم نہیں ہوتا ہے اور مولو انصاحب جو دار
کی جمع کے لیے ہوئی سے جمعیت دونوں سنتوں کے بھی ہیں لطف اوسکا اہل علم کو بھی
نہیں ہے بموجب ارشاد مولوی صاحب ایسا وضع ہے کہ وحلت دارنید و عمر و کا کہنا
اوسوقت جاری ہوگا کہ مستطعم ایسی ایک دارین داخل ہو کہ اوسین داخل ہوئی سے دخل ہوا و لہ
رید اور دار عمر و دونوں میں لازم اوی اور اگر دو دارین کہ اوسین سے ایک دار وید کا ہو نہ عمر و کا اور
دوسرا دار عمر و کا ہو نہ وید کا تو کہنا جائز ہو گا حال انکہ سب اہل علم یہ ظاہر ہے کہ یہ امر یہی سلطان
ہے اگر مستطعم ایک وقت دارنید میں کہ وہ دار عمر و نہ تھا داخل ہوا ہے اور دوسرے وقت میں
دار عمر و میں کہ وہ دارنید نہ تھا جب یہی وحلت دارنید و عمر و کہنا صحیح اور درست ہے اور وہ
کی جمع کے لیے ہوئی کے یہ معنی ہیں کہ وہ اسطوف اور اسطوف علیہ دونوں کے تحت
پر انتساب اور تعلق میں دلالت کرتا ہے توشیح پر اوسکے دلالت نہیں ہے کہ کوئی نہ تھا
یا تعلق بہ ترتیب نفس الامر میں یہ کیونکہ واجب کہ ترتیب پر دلالت نہیں کرتا ہے بلکہ
سبب معنیٰ پر ہی دلالت نہیں کرتا ہے پس جو شخص کہ آئمہ رکعت کو سنت انحضرتؐ جانتا ہے
اور میرا رکعت کو سنت حضرت عمرؓ وغیرہ فلفام کے سمجھتا ہے اور کہی آئمہ رکعت پر تھا جو
او کہی میں رکعت وہ لازم کرتا ہی دونوں سنتوں کا اور جو صرف پہلی رکعت پر تھا ہی اور آئمہ
رکعت پر سنے والے پر طعن کرتا ہے وہ التزام کرتا ہے صرف ایک سنت کا اور اگر اس سے
ہو سنت آخرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور منشا حدیث التزام دونوں سنتوں کا ہو تو
شخص کہ کہ آئمہ کے منشا کا خلاف کرتا ہے منشا حدیث نہیں سمجھتا ہے کہ کہ تو یہاں تک نص
قرآن میں کہ دونوں منشا حدیث نہیں سمجھا آپ یا فتویٰ دیتے والے آئمہ رکعت پر سنے کو
سے قول کہ منشا عبارت ابن ہمام کے صحیح ہے البتہ یہاں ہوا ہی میں سنت

تراویح کے اقول سبحان اللہ مطلب ابن ہمام کا جو نسخہ القدر میں آئے کہ خوب مولوی صاحب
 سمجھے لاریب یہ مطلب بہرگز ختم مولوی صاحب کا نہیں سمجھتا شاید اس عبارت ابن ہمام میں جو فیصل
 من نہ اکلہ ان قیام رمضان سنتہ احدى عشرہ بالوتر فی جماعة فعلہ علیہ السلام و ترکہ لعذر افادانہ لا
 حیثیت ذلک و اطمینت بکم ولا شک فی تحقق الاس بن ذلک بوقافہ صلی اللہ علیہ وسلم فیکون سنتہ و
 کو نہ اکلہ من سنتہ کما لعلی الراشدین و قولہ علیہ السلام علیکم سنتی و سنتہ الخفاہ الراشدین مذکور
 سنتہم و لا یتلزم کون ذلک سنتہ او اطمینت بنفسہ الا بعدہ و مقدر عدم ذلک العذر انما استہذا
 اللہ کان یو اوجب علی ما وقع منہ و ہوا ذکرناہ فیکون العشرون مستجابا و ذلک القدر منہا ہوسنتہ یہ عبا
 کہ ان قیام رمضان سنتہ احدى عشرہ تراویح اور عبارت و لا یتلزم کون ذلک سنتہ او سنتہ
 یا و اطمینت بنفسہ الخ اور عبارت فیکون العشرون مستجابا و ذلک القدر منہا ہوسنتہ صریح ہو کے یہ
 نسبت مسنون ہونے میں کعت تراویح کی اب وہ لوگ کہ حکومت بھنو عبارت سلیمین بن
 یزید ہی ہے انصاف فرماوین کہ یہ کس سینے مولوی صاحب کے ہی یا نہیں کہ جو عبارت کہ صریح
 ہے بہ نسبت مسنون نہ ہونے میں کعت تراویح کے او کو صریح مسنون ہونے میں کعت
 تراویح میں فرماتے ہیں قولہ عنہما؟ تمام کتاب فقہ مالال ہے کہ تراویح میں کعت سنت
 ہو کہ وہی اقول ائمہ او کتب اس کلام کا اتمام کتب فقہ مالال ہیں کہ تراویح میں کعت
 سنت ہو کہ وہی بلا حطہ باب اول بروتن ہے مولوی صاحب کو چاہئے کہ اس باب اور جو
 سے توبہ کریں صرف چند کتابوں میں مخالف مذاہب فقہاء کے تراویح کو نہ بنیں کعت کو سنت ہی کہ
 کتب عامہ کتب فقہ میں صرف سنت ہونا تراویح کا یا میں کعت کا مرقوم ہے اور مالال
 میں سنت مصطلح فقہاء پر نہیں ہے اس لیے کہ صدق سنت مصطلح میں کعت پر عقیدہ
 جیسا کہ باب اول میں معلوم ہوا

وہ فقہاء مولوی شجاعت میں

[illegible]

تراویح کی شایاں کلام ابن ہمام سے پیدا ہوئے **اقول** زبان درازی سائنات الفاطمی
 نامی قس رکب سے ہے اور ہم صیغہ مستقیم کو غلط اور کج کہنا صرف خلل مانع ہے ابن ہمام
 تصحیح کی ہے کہ دلیل سے سنت ہونا اللہ ہی کھت کا ثابت ہوتا ہے پس شک نہیں ہو کہ ہر
 بے فتویٰ دیا سنت ہونی اللہ کھت پر تو اس نے فتویٰ دیا مقتضای دلیل پر موافق کلام ابن
 ہمام کے اور فتویٰ دیا مقتضای دلیل پر تمام اہل فتویٰ کا واجب **قولہ** صفحہ ۷۱۱ و ۷۱۲ کلام
 ویز اقوال دیگر فقہا کو سبب جو ای نفسانی کے نہ بجا **اقول** صرف اس کہہ نیے سے کہ
 دو دن کلام اور اقوال دیگر فقہا کو نہ سمجھا انہی ضمن کی ثابت نہیں ہو سکتی جو جب تک کہ بیان خصم
 کی نامی کا گری اور حقیقت یہ ہے کہ یہ عجیب مطلب عبارت فتح القدر اور طحاوی وغیرہ کا
 نہیں سمجھا ہے صرف اس قدر عبارت فتح القدر کو یہ کہہ لیا ہے کو نہا عشرین سنتہ کمالا لہ
 اور اس عبارت فتح القدر سے دلائل تارم کون ذلک سنتہ اذ اسخما و طبع شیعہ الخ اور اس
 عبارت فتح القدر سے فیکون اعشرون سمیہ ذلک اللہ منہا ہو سنتہ اور اس عبارت میں
 اور طحاوی سے فاما لیکون اسنوں علی اصول مشائخنا فی منہا و اسخما لہ شیئ تسمو انکون
 کر لیا ہی اور سبب موافقت خلفای راشدین کے کے فعل کو سنتہ ہو کہ نہ خلاف خط
 فقہا ہے **قولہ** صفحہ ۱۰۱ اس عبارت سے طحاوی سے کہ تراویح سنت ہو کہ ہے
 اور وہاں میں کہت ہے دلیل اقوال فقہای متقدمین اور متأخرین **اقول** بعض
 فقہای متقدمین اور متأخرین نے میں کھت کو سنت کہا ہے نہ سنت ہو کہہ اور محل
 صحیح سنت کا او سکے اقوال میں سنت ہو کہہ ہے کیونکہ سنت ہو کہہ ہو سکے میں
 کہ جس پر وہ اظہرت علی اللہ علیہ وسلم کی واقع ہو ہے ہو اور میں کھت کا یہ ہے
 انحضرت سے ثابت نہیں ہے یہ جو کہ موافقت انحضرت کی نہیں کہ کھت پر ثابت نہیں
 میں ہیں او سکے اقوال کے تراویح سنت ہو کہہ کو میں کہہ متا صیر الیہ البطلان
قولہ صفحہ ۱۰۱ و ۱۰۲ جو اس عبارت کے کہ تراویح صرف ہوا اللہ ہی خصم

سنت موکدہ ہی اور تعلیل اسکی بواسطہ خلفاء راشدین واقع ہے اور بواسطہ خلفاء راشدین کی
میں کت کی ثابت ہوئی اقول قطع نظر اسکی کہ عرفہ و اشباحہ خلفاء راشدین دلیل سنت موکدہ
ہو نیکی نہیں ہو سکتی ہے پر نہ ہی میں کت کا خلفاء راشدین سے ثابت نہیں ہو سکتا ہے چ
جائی کہ بواسطہ اوکی میں کت پر ثابت ہو ان حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ساتھ پر ہے میں
کت کی التبعہ امر فرمایا ہے جیسا کہ ساتھ پر ہے ائمہ کت کے ساتھ اور میں کت و تر کے
بھی امر فرمایا ہے میں دلیل بواسطہ خلفاء راشدین ہی سنت موکدہ ہوا میں کت کا ثابت نہیں
ہو سکتا ہی قولہ صفحہ ۱۸۰ میں عشرون رکعت میں جو لفظ ہی واقع ہے کہ منیر راجح طرف
الترایح کے ہے اور اس منیر کی جگہ میں جو اسم ظاہر کا ما جو اسم فی الترایح قیہ موجب قاعدہ
اور اس کے المعرفہ اذا احدثت معرفۃ کانت الثانیۃ عن الاولی تو یہ معنی ہونے کے ترایح
موکدہ میں کت ہے اقول اس قول میں تین وجہ سے کلام سے پہلے اول یہ کہ میں
شک میں ترایح معرفۃ کا ہوا میں ہے بلکہ منیر طرف ہوا میں کہ راجح ہے اور اس وقت میں
استقامت میں اس لیے کہ اسم ظاہر میں ایک معنی ہوا میں اور منیر میں جو راجح طرف اسم ظاہر کے
ہے اس کی دوسری رقم فقیر میں تحقیق انوار معرفۃ یہ قاعدہ اصولی ہے کہ اگر طرفہ کے اکرہ میں نہیں ہے
ہوا میں طرفہ میں ہے بلکہ باللام میں ہے بلکہ بالاضافہ و او بیان و معرفہ کہ یہ بارہوی ہے
اور کیا کہ اسے وہ منیر ہے نہ معرفہ باللام یا معرفہ بالاضافہ تو میں سے ہے حیثہ کیوں کہ ترایح
ہو باللام والاضافہ سیوم یہ قاعدہ وقت الای و اس وقت تمام کے ترایح سے ہے جب کہ ترایح
ترایح و غیر ترایح میں ہے و الا یہ کہ میں ہی میں ہی ہو تو وہ صورت اعادہ معرفہ
ثانیہ میں ہے اس لیے کہ کتب میں اس میں ہی و اس میں ہی کتب میں ہی و اس میں ہی کتب میں ہی
اس کتاب کے مراد اس میں ہی ہے اس لیے کہ اس کتاب میں ہی ہے اس لیے کہ اس کتاب میں ہی ہے
اس میں ہی ہے اس لیے کہ اس کتاب میں ہی ہے اس لیے کہ اس کتاب میں ہی ہے

روایات مولوی امیر علی شاہ صاحب

قولہ صفحہ ۱۹۔ حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ کتاب احیاء العلوم میں فرماتی ہیں الخ اقول
 عمارت ایمان میں ضمیمہ کی راجح طرف تراویح کی ہے نہ طرف میں کہتے ہیں کہ قولہ صفحہ ۲۰۔
 ان روایات سے میں رکعت ہونا تراویح کا سنت بنی علیہ السلام الخ اقول میں کہتے ہیں کہ
 سنت بنی ہونیکے کوئی دلیل نہیں ہے اور کسی روایت سے ان روایات میں بھی سنت بنی ہونا میں
 رکعت کا ثابت نہیں ہے اور خصم میں رکعت کو مخالف سنت بنی ہونا میں کہتا ہے بلکہ میں کہتا
 کہ مستحب جائز ہے مان یہ کہتا ہے کہ میں رکعت سنت مصلوہ فہم نہیں ہے۔

روایات مولوی علی محمد عباسی چڑیا کوٹی

قولہ صفحہ ۴ تراویح میں سنت ہو کہ میں کہتے ہیں اکثر کتب فقہ میں ثابت ہو گیا اقول
 کسی کتاب فقہ میں سے میں کہتے ہیں کہ سنت ہونا ثابت نہیں ہے مان تراویح میں رکعت کا سنت
 ہو کہ میں بعض کتب فقہ میں یہ قول ہے کہ قولہ صفحہ ۲۱۔ اور ایک روایت میں رسول مقبول سے
 میں میں رکعت منقول ہیں اقول وہ روایت ضعیف ہے لہذا حجت کے نہیں ہے جب
 کہ باب اول میں معلوم ہوا قولہ صفحہ ۲۱۔ اور خلفای راشدین سے بطور احادیث میں ہی کہتے ہیں
 ہوتی ہیں اقول میں رکعت کا پھر یہاں خلفای راشدین سے بطور احادیث میں ثابت نہیں ہے
 چہ جائے کہ بطور تواتر ثابت ہو قولہ صفحہ ۲۱ فی فتح القدر فالاصح انہما سنتہ ہو کہ نہ لکھو انہما
 الراشدین اقول اقل عبارات فتح القدر میں یہ لفظ ہے ساتھ ساتھ کہ فی لفظ ہو کہ نہ لکھو لی کہ
 اصل عبارت فتح القدر میں صرف سنت ہی ہو کہ میں سے قولہ صفحہ ۲۱۔ اور خلفاء راشدین کا
 عمل یہی ہے کہ میں کہتے ہیں کہ رضی اللہ عنہم اقول خلفای راشدین سے پڑھنا
 ہی میں رکعت کا ثابت نہیں ہے چہ جائے کہ عمل ان کا منحصر ہے رکعت میں ہو قولہ

اوس ہی کتاب میں یہی سب سے ویاہوی وہی سستہ فی مصنفہ الطبرانی وغنہ السبکی من حدیث
 ابن عباس رضی اللہ عنہما علیہ السلام کان یصلی فی رمضان عشرين رکعة سوى الوتر فی الموطن
 یزید بن رومان قال کان الناس یقولون فی زمن عمر بن الخطاب لعشرين رکعة والوتر وقال الثوري
 فی الخلاصة اسناو صحیح والموطا رواه باحدی عشره قوی وجمع بينهما بانه وقع اولائهم استقر الامر علی العشرین
 فانه المتواتر **اقول** اس مجیب بیان نقل عبارت فتح القدير میں دو وجہ سے خیانت
 کی ہے اول بیچ من سے ایک عبارت طویلہ کو جو شعر ضعف حدیث میں رکعت کے تھے
 کہ وہاں سے دوم بعد اس عبارت کی نقل کی ہے تصحیح مدعی ختم عبارت فتح القدير میں تھی اوس
 تصحیح کو نقل نہیں کیا پوری عبارت فتح القدير کی کہ جس سے خیانت اس مجیب کی ظاہر ہے چہ
 واما وہی ابن ابی شیبہ فی مصنفہ الطبرانی وغنہ البیهقی من حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما علیہ
 وسلم یصلی فی رمضان عشرين رکعة سوى الوتر فضعفت بالی شیبہ ابن ابی عمیر بن عثمان جب الامام فی کبار
 فی ابی شیبہ متفق علی ضعفه مع الخاتمة للصحيح فضعفت عشرين من زمن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی
 الموطا عن یزید بن رومان قال کان الناس یقولون فی زمن عمر بن الخطاب لعشرين رکعة و
 روى البیهقی فی المعرفه عن السائب بن یزید قال کان یقولون فی زمن عمر بن الخطاب فی شهر رمضان
 لعشرين رکعة والله یتر قال الثوري فی الخلاصة اسناو صحیح فی الموطا رواه باحدی عشره رکعة
 وجمع بينهما بانه وقع اولائهم استقر الامر علی العشرین فانه المتواتر فیحصل من هذا ان تمام رمضان
 سنه احدى عشره رکعة وجمع بينهما بالوتر فی جماعته فعلة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم تركه بعد
 انفاوانه لولا خشيته ذلك لو اطبت بكم ولا شك فی تحقق الامر من ذلك بوفاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فيكون سنة وكونا عشرين سنة خلفاء الراشدين وقوله صلی اللہ علیہ وسلم ثم تركه بعد
 سنة خلفاء الراشدين ذب الی منتهم والاستلزام كون ذلك سنة او سنة اذ اظہر نفسه الاخذ
 وبقدر عدم ذلك العذر انما استقدنا ان كان يواظب علی ما وقع منه من تركه فليكن العشر من ثبوتها
 وذلك القدر منها ہی السنه

رد ہفتوات مولوی سراج الدین علی

قولہ صغیر ۱۱ بیت کہت میں صحر کیا ہے سنت قرانی کو سب علمای اہل سنت و جماعت اقول
 یہ اقویٰ ہی صریح اور کذب فصیح ہے کسی عالم دینی اعتبار سے علماء اہل سنت و جماعت میں کس سنت
 تراویح کو میں کہت میں حاضر نہیں کیا ہے چہ چاہی کہ سب علماء اہل سنت و جماعت نے سنت
 تراویح کو میں کہت میں صحر کیا ہو اور جن کتابوں کا حوالہ دیا اوس میں یہ نہیں ہے قولہ صغیر ۱۲
 اور مسلم الثبوت اور شریع مولوی نظام الدین اور مولوی عبدالعزیز و ملا صاحب و ملا عصام نے
 اس قول پر فتویٰ کیا ہے کہ جو انکار اجماع امت کر گیا وہ شخص بالاتفاق امت کا فاجر اقول
 مسلم الثبوت اور شریع مولوی نظام الدین اور مولوی عبدالعزیز میں میں نے کہا انکار مطلق
 اجماع امت بالاتفاق امت کفر ہے اور شریع مسلم ملا صاحب و ملا عصام کی خارج میں مذکور نہیں ہے
 صرف یہ فتویٰ کہ کوئی مولوی صاحب کی ہے ملا صاحب و ملا صاحب و ملا صاحب و ملا صاحب و ملا صاحب
 وغیرہ پر ہیں اور ملا عصام جبکہ جو اسی بہت کتاب میں ہیں اور انکار یہ تصنیف مسلم ہے بہت
 پہلے ہے مسئلہ پر انکی شرح ہوئے کے کیا ہے میں بہ حال مولوی صاحب کے جو کہے جو کہ
 دیکھتے کی کہ یہ جہان میں ہے تو بیچ میں اچھے سے تین مرتبہ کی ہیں اولیٰ اہل بیت و دوم
 اور نگاہ و تفسیر صحابہ کے ہوں اول میں کہ نہ روایت کیا گیا جو خلاف فتویٰ کیا گیا اوس میں سووم اجماع
 اور نگاہ و تفسیر صحابہ کے ہوں ایسے امر میں کہ خلاف صحابہ کا اوس میں روایت کیا گیا اور یہ اجماع
 اور ان میں سے بہت سے ہیں کہ ان مراتب میں سے بہت سے ہیں ملا صاحب کا فتویٰ کہ بہت سے ہیں اور بہت
 سے ہیں کہ کہہ کر کیا جاتا ہے منکر اور سکا اور تہذیب کا تہذیب کا تہذیب کا تہذیب کا تہذیب کا تہذیب
 منکرات و منکر اہل بیت سے منکر اور منکر اور منکر اور منکر اور منکر اور منکر اور منکر اور منکر اور منکر
 طرف منکرات و منکر اہل بیت کی عبادت تو بیچ کی ہے بہت سے ہیں ملا صاحب کا فتویٰ کہ بہت سے ہیں اور بہت
 سے ہیں کہ کہہ کر کیا جاتا ہے منکر اور سکا اور تہذیب کا تہذیب کا تہذیب کا تہذیب کا تہذیب کا تہذیب

اور نہیں میں کہ وہ کافر ہیں اور برحق ثانی سنت ہونی میں کعت میں بہت لوگوں نے خلاف کیا ہے
 حنفیہ میں اختلاف ابن ہمام صاحب فتح القدیر صاحب بحر الرائق اور طحاوی وغیرہ طشت از امام ہے
 اور بہت علماء نے تراویح کی مستحب ہونی پر اتفاق اور اجماع ہی نقل کیا ہے اور اس اجماع استجاب خلاف ہی
 ساتھ کثرت مکتوبہ کہ جس میں کعت کی ہفتویں یہ اکابر حنفیہ اور سب مستحب کہنے والے تراویح
 بقول ابن حبيب کی متبع ہوئی موزوں انداز میں ہے

خاتم کتاب

مخفی نہیں ہے جو بابین میں تحقیق کیا گیا وہ اوفق بالدلیل تھا اور اگر فرض کیا جاوی کہ قول آنحضرت علیہ
 الصلوٰۃ والسلام مارا لکم الذی رایت من ضیعکم حتی حیثیت بن کتب علیکم ولو کتب علیکم ما تسم بہم جدرہ یہ
 تراویح نفس تراویح سے نہیں کہ بعض فقہای حنفیہ سمجھے میں اس کے باعث کی موافقت سے
 جس کے ظاہر ہی اور ہی فرض کیا جاوی کہ تراویح ایک نماز جہاں نماز تہجد سے تاکہ موافقت حکم تراویح نہ بظلم
 ثابت ہو اس صورت میں بھی سنت مکملہ ہونا میں کعت تراویح کا ثابت نہ ہوگا اس لئے کہ سنت مکتوبہ
 ہوتا اور ہی مقدار کا ثابت ہوگا کہ جس مقدار کا پڑنا آنحضرت سے ثابت ہے اور آئندہ کو اس پر
 موافقت سے عذر فرمایا ہے اور حدیث طبرانی المدغنیہ سے جو ابن عباس وغیرہ نے روایت کی ہے
 پڑنا آنحضرت کا اون راتوں میں اللہ ہی رکعت کو ثابت ہے اور حدیث ابن عباسؓ جو میں کعت پڑنے
 کے باب میں ہے وہ بالاتفاق ضعیف ہے لہذا متحمل نہیں ہیں اس تقدیر پر کہ میں کعت
 کا سنت مکتوبہ ہو ثابت نہ ہوگا سو ہی کعت کے تمام مشن

فہرست نامہ کتاب ابن ادا و ابن سہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۸	او کو	اکی	۲۱	۱۱	سایان	سایان	۲۳	۱۶	القدر	القدر	۵۲	۵	کعبیا	کعبیا
۱۲	۱۲	میدان	میدان	۹۰	۲	ایای	ایای	۲۵	۱۰	ثبت	ثبت	۵۰	۱۵	نون	نون
۱۳	۱۳	سینہ	سینہ	۹۰	۲	سین	سین	۲۵	۱۰	پری	پری	۵۳	۱۰	سین	سین
۳	۱	و غیر	و غیر	۱۰	۱۰	چند	چند	۲۱	۲	کہ	کہ	۵۳	۴۰	سین	سین
۱۰	۱۰	سرفا و با	سرفا و با	۳	۳	کندین	کندین	۲۸	۱۱	کانتار	کانتار	۵۵	۳	اوسانہ	اوسانہ
۱۲	۱۲	الامہ	الامہ	۱۹	۱۹	اسین	اسین	۱۹	۵	اختار	اختار	۵۶	۵	کنتار	کنتار
۱۳	۱۳	ادنی	ادنی	۱۵	۳	وفی	وفی	۱۵	۶	کعب	کعب	۶۱	۲۰	مراکشی	مراکشی
۱۴	۱۴	اولا	اولا	۱۲	۱۲	عابد	عابد	۳۰	۱۱	دیر	دیر	۶۳	۹	الطیر	الطیر
۱	۱	سب	سب	۱۳	۳	الرب	الرب	۱۳	۱۱	مکت	مکت	۵۵	۱۰	السور	السور
۳	۳	شفا و ع	شفا و ع	۶	۶	صلی	صلی	۳۱	۹	قرا	قرا	۵۰	۲۰	تبا	تبا
۴	۴	سین	سین	۴	۴	چالیت	چالیت	۴	۱۱	نار	نار	۶۱	۱۲	جانا	جانا
۵۰	۵۰	قابل	قابل	۸	۸	التر	التر	۸	۱۰	ل	ل	۱۰	۱۰	ل	ل
۸	۸	پیشا	پیشا	۱۳	۵	ل	ل	۵	۱۰	ل	ل	۱۰	۱۰	ل	ل
۱۱	۱۱	نقارین	نقارین	۱۵	۱۰	اجا	اجا	۱۰	۲	واو	واو	۵۰	۱۰	کلم	کلم
۱۵	۱۵	اکو	اکو	۱۰	۱۰	الرب	الرب	۱۰	۲	واو	واو	۵۰	۱۰	کلم	کلم
۱۲	۱۲	الرب	الرب	۱۰	۱۰	الرب	الرب	۱۰	۲	واو	واو	۵۰	۱۰	کلم	کلم
۱۴	۱۴	و فی	و فی	۱۹	۱۰	نقار	نقار	۱۰	۲	واو	واو	۵۰	۱۰	کلم	کلم
۱۵	۱۵	چا	چا	۲۰	۱۰	نقار	نقار	۱۰	۲	واو	واو	۵۰	۱۰	کلم	کلم
۱۶	۱۶	ایای	ایای	۲۰	۱۰	نقار	نقار	۱۰	۲	واو	واو	۵۰	۱۰	کلم	کلم
۱۷	۱۷	یونا	یونا	۲۲	۱۰	نقار	نقار	۱۰	۲	واو	واو	۵۰	۱۰	کلم	کلم
۱۸	۱۸	برایا	برایا	۲۲	۱۰	نقار	نقار	۱۰	۲	واو	واو	۵۰	۱۰	کلم	کلم
۲۰	۲۰	الصنف	الصنف	۲۳	۱۲	نقار	نقار	۱۰	۲	واو	واو	۵۰	۱۰	کلم	کلم

تمام شد

1191

194501

URDU STACKS

This book was taken from the Library
on the date last stamped. A fine of
1 anna will be charged for each day
the book is kept over time.
